عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد نمبر ۱۶ | ۵ تا ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ جولائی ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۷

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور امام ابن حبانؒ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مرزا طاہر کے مباہلے کا جواب

بازگشت

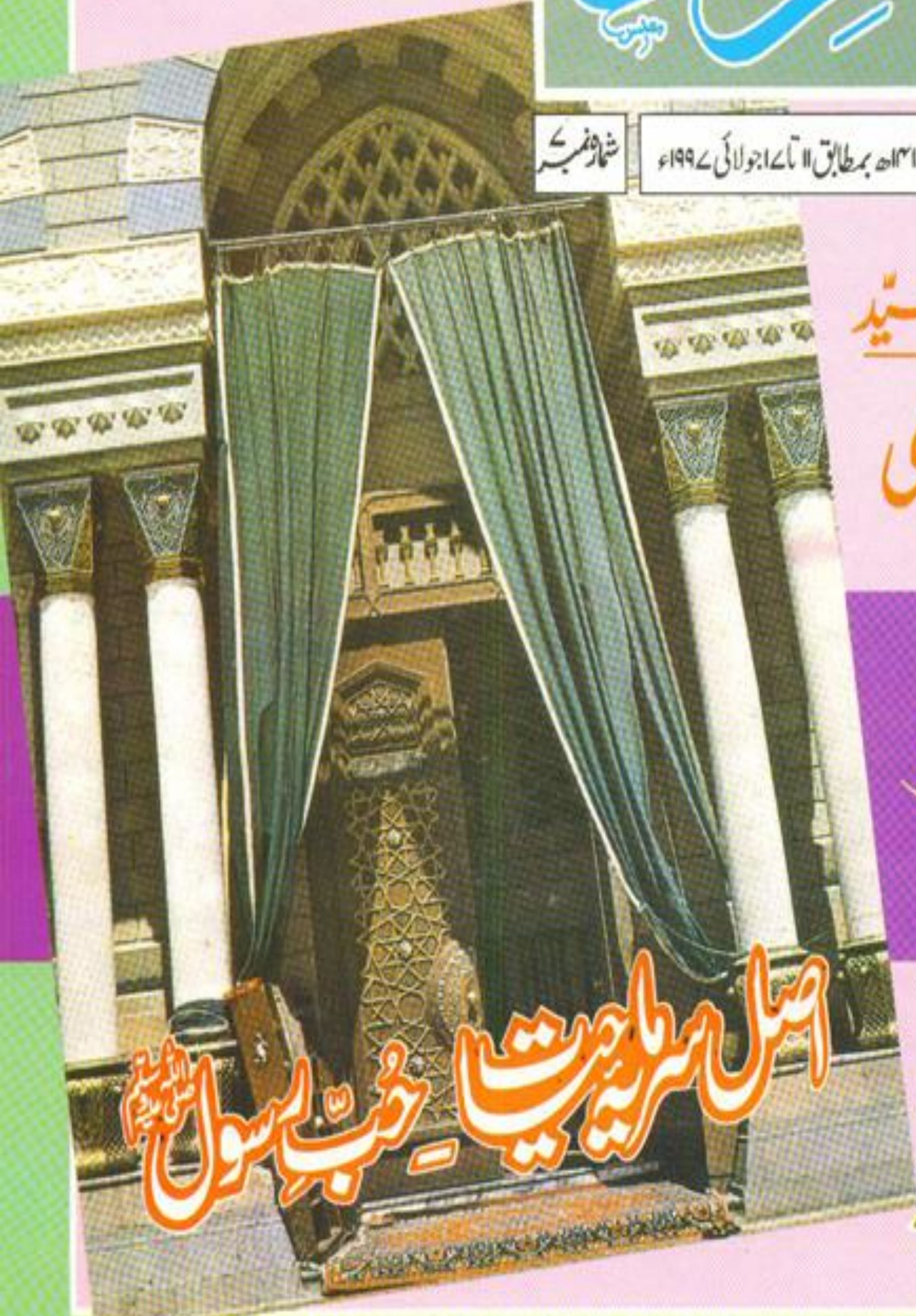

اصل سرمایہ حیات حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

س : قضا نماز سنت مؤکدہ اور نوافل کو چھوڑ کر پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج : قضا صرف فرض اور وتر کی ہوتی ہے، سنتوں کی نہیں۔

س : اگر وضو کرکے نماز شروع کی جائے اور وضو درمیان میں ٹوٹ جائے پھر وضو کرکے نماز شروع کی جائے اور پھر وضو ٹوٹ جائے تو کیا کیا جائے؟ جبکہ یہ مشکل ہر نماز کے وقت پیش آتی ہے؟

ج : پھر وضو کرکے شروع کرے۔ (واللہ اعلم)

(معین الدین، کراچی)

س : میرے والدین نے ایک مکان بنوایا تھا جس میں کچھ دکانیں بھی ہیں، میرے بھائی نے دکانوں کے کرائے سے کمیٹی ڈال کر دونوں بہنوں کو کچھ رقم دے کر یہ لکھوالیا کہ اس نے ان کا حصہ ادا کردیا ہے۔ اسی طرح وہ میرا اور دوسروں کا حصہ ادا کرنا چاہتا ہے کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟ جبکہ وہ پانچ سال سے کرایہ وصول کررہا ہے؟

ج : اس مکان کا جو کرایہ اب تک وصول ہوتا رہا ہے، تمام وارثوں کا اس میں ان کے حصے کے مطابق حق ہے۔

س : اسی بھائی نے کسی سے اجازت لئے بغیر مکان میں ایک نئی دکان نکال کر اس کی پگڑی پچاس ہزار روپے لے لی اور اب کرایہ بھی وصول کررہا ہے، کیا اس پر بھی سب کا حق ہے؟

ج : اس پر بھی سب کا حق ہے حصہ کے مطابق۔

س : میں چاہتا ہوں کہ جو بھائی مکان میں رہتا ہے اس کا بھی کرایہ مقرر کیا جائے اور تمام آمدنی کو چاروں بھائیوں میں تقسیم کیا جائے، کیا یہ سوچ صحیح ہے؟

ج : یہ سوچ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

(خان باچا، ٹہ)

س : میں واپڈا میں ملازم ہوں محکمہ کی طرف سے ہمیں ٹی اے ڈی اے ملتا ہے، لیکن شرط یہ ہوتی ہے کہ آدمی دفتر سے ۱۲ کلومیٹر یکطرفہ فاصلہ طے کرے اور سائیٹ پر کم از کم آٹھ گھنٹے وقت گزارے؟

ج : ٹی اے ڈی اے گورنمنٹ کی شرائط کے مطابق لینا جائز ہے، شرائط کے خلاف لینا جائز نہیں (واللہ اعلم)

(حاجی عرفان، کراچی)

س : میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ میں تمہارے قرآن پر پیشاب کرتی ہوں، اس واقعہ سے اس کے ایمان اور نکاح پر کیا اثر پڑا؟

ج : تمہاری بیوی ان الفاظ سے مرتد ہوگئی، اور تمہارے نکاح سے نکل گئی اگر.. توبہ کرے تو ایمان کی تجدید کے بعد دوبارہ نکاح تم سے ہوسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

(زاہدہ، حیدرآباد)

س : شوہر نے بیوی کو غصے میں کہا کہ اگر تو اپنی ماں کی ہوگی تو شام تک یہاں نظر نہیں آئے گی، شام کو ساس نے صلح کرادی، اس واقعہ کے بعد کیا بیوی شوہر کے لئے حلال ہے؟

ج : شوہر کو غصہ میں ایسے الفاظ کہنے سے توبہ کرنی چاہئے بیوی اس کے لئے حلال ہے۔ (واللہ اعلم)

س : ماں نے غصہ میں بچے کو بددعا دی کہ تو دوزخ میں جائے یا تو مرجائے، اس کا کفارہ کیا ہے؟

ج : بچہ ماں کی ناراضگی کو دور کرکے اس سے معافی مانگے اور ماں اس بددعا سے توبہ کرے۔

(محمد عظیم گوندل، محمد عارف، کراچی)

س : گھر والوں نے کسی وجہ سے میرے بیٹے کا نام بدل کر "محمد احمد" رکھنے کا ارادہ کیا ہے، کیا یہ نام صحیح ہے؟

ج : بہت اچھا ہے۔ والسلام

(ریاض پراچہ، ملتان)

س : فجر کی جماعت کی پہلی رکعت جاری ہو تو ہمیں پہلے سنت ادا کرنی چاہئے یا جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے؟ جبکہ ایک رکعت چھوٹ جانے کا خطرہ ہو۔

ج : اگر ایک رکعت مل سکتی ہو تو الگ ہوکر سنتیں پڑھ لینی چاہئیں۔

س : فجر سے پہلے سنتیں ادا نہیں کرسکے اب فرائض کے فوراً بعد پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج : اشراق کے بعد پڑھنی چاہئیں۔

س : کیا یہ سنتیں طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد اشراق کے ساتھ ادا کریں؟

ج : جی ہاں!

س : امام صاحب فجر کے تشہد میں ہے اس صورت میں مجھے سنتیں ادا کرنی چاہئیں یا فرض میں شامل ہوجانا چاہئے؟

ج : اس صورت میں جماعت میں شریک ہوجانا چاہئے۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۷ ۵ تا ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ جولائی ۱۹۹۷ء قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

سندھ میں قادیانیت کی سرگرمیاں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس	۴
عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور امام ابن حبان	۶
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	۸
مرزا طاہر کے مباہلے کا جواب	۱۱
مولانا منظور نعمانیؒ	۱۳
منکر ختم نبوت، منکر قرآن ہے (نظم)	۱۶
اصل سرمایہ حیات...... حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷
بازگشت	۱۹
قیامت و علامات قیامت	۲۱
اسلامی قوانین کی بالادستی	۲۴
اخبار ختم نبوت	۲۶

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا	۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات	۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک	۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۸۷ کراچی (پاکستان)
ارسال کریں

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کی تجدید کروا لیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171 737-8199.

ناشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ میزوٹہ (لائن) کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سندھ میں قادیانیت کی سرگرمیاں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنسیں

گزشتہ کچھ عرصہ سے سندھ میں قادیانی گروہ جس انداز میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے اس نے ان کے آقا انگریزوں کی تاریخ دھرادی رفاہی کاموں کی آڑ میں اور غریب ہاریوں کو لالچ وغیرہ دے کر جس طرح قادیانی اسلام کے نام پر دھوکہ دے کر لوگوں کو قادیانی بنارہے ہیں' وہ مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ چند سو روپے دیکر لوگوں کا جعلی شناختی کارڈ بنایا جاتا ہے۔ بعد میں ان کو کہا جاتا ہے کہ تم قادیانی ہوگئے۔ بعض زمیندار قادیانی ہوگئے تھے' اب وہ زبردستی ہاریوں کو قادیانی بنارہے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر سندھ کی بزرگ ترین ہستی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف والوں نے علماء سندھ کو حکم دیا کہ وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنا مذہبی فریضہ سرانجام دیں۔ الحمدللہ حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریف والوں کے اس حکم پر علماء نے لبیک کہا اور ۸ جون سے ۱۵ جون تک پورے سندھ میں علماء کرام کے کنونشن اور ختم نبوت کانفرنسیں ہوئیں۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' جمعیت علماء اسلام سندھ کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مجلس علماء اہلسنت کے مولانا عبدالغفور حقانی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا احمد میاں حمادی' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا حفیظ الرحمان' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا راشد مدنی' مولانا محمد مکی اور دیگر علماء ان کنونشنوں اور کانفرنسوں میں تسلسل کے ساتھ شریک ہوئے جبکہ لاڑکانہ سے لے کر حیدر آباد تک مختلف اضلاع کے کنونشنوں میں سندھ کے اکثر علماء کرام نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ اسی طرح جو ختم نبوت کانفرنسیں ہوئیں اس میں بھی ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کرکے عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی کا ثبوت دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ابتداہی سے مسلمانوں کو قادیانیت کی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے اور مسلمانوں کو قادیانیت کے فتنہ ارتداد سے بچانے کے لئے کوشاں ہے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر خدانخواستہ قادیانی چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم ان کا وہاں بھی پیچھا کریں گے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ جلسے سے خطاب کرنا ابھی شروع ہی کیا تھا کہ ایس ایچ او آیا اور کہا کہ حضرت! جلسہ گاہ کے چاروں طرف مسلح قادیانی مورچہ لگائے بیٹھے ہیں اور انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر آپ نے قادیانیوں کے متعلق کچھ بھی کہا تو وہ آپ پر حملہ کردیں گے۔ اس لئے برائے کرم آپ تقریر نہ فرمائیں۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا آپ علاقے کے ایس ایچ او ہیں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ مسلمانوں اور پاکستانیوں کا تحفظ کریں۔ اس نے معذرت کی کہ دراصل میرے پاس نفری بہت کم ہے جبکہ قادیانیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کے پاس جدید اسلحہ ہے اس لئے میں آپ کے تحفظ کے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھیک ہے' تھوڑی دیر آپ خاموش ہوئے اور پھر اپنی چادر کندھے پر ڈالی اور فرمایا بھائی ہم لوگ حضور اکرم ﷺ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے غلام ہیں۔ ہم جب گھر سے نکلتے ہیں تو وصیت کرکے نکلتے ہیں کہ پتہ نہیں واپس آتے بھی ہیں یا نہیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آج اگر میں تقریر کروں گا اور اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لوں گا تو مجھ کو قتل کردیا جائے گا۔ بھائی ہم تو لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کا نام لو۔ اس سے دلوں میں نور پیدا ہوتا ہے' تمہارا پیغمبر اتنا خراب ہے کہ اس کا نام لینا بھی منع ہے تو ایسا پیغمبر بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ میں تو عرصہ دراز سے اس خواہش میں ہوں کہ آقائے نامدار حضور آخر الزمان ﷺ کی ختم نبوت پر بیان کرتے ہوئے شہید ہوجاؤں۔ میری ایسی قسمت کہاں کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہوجائے۔ دو گھنٹہ سے زائد آپ نے تقریر فرمائی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک ایک بکواس کا جواب دیا۔ لیکن کسی قادیانی کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ آپ پر فائر کرتا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے جب مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں کام شروع کیا اس وقت قادیان قادیانیوں کا مرکز تھا۔

انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے قادیان میں مسلمانوں کو داخلہ کی اجازت نہیں تھی۔ امیر شریعت نے مشورہ سے فیصلہ کیا کہ قادیان میں ختم نبوت کا مرکز بننا چاہیے۔ ماسٹر تاج الدین انصاری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بڑی مشکل سے ایک دکان کسی طرح حاصل کی 'ماسٹر تاج الدین دفتر ختم نبوت کا بورڈ لگا کر بیٹھ گئے۔ قادیانیوں نے حملہ کیا' مارا پیٹا' دفتر پر پتھراؤ کیا لیکن ماسٹر تاج الدین انصاری وہاں رہے اور کسی صورت میں دفتر خالی نہیں کیا۔ امیر شریعت اور ان کے ساتھیوں کا مشورہ ہوا کہ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس کی جائے۔ انگریز حکومت نے اجازت نہیں دی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ساتھیوں کے مشورہ سے قادیان سے ایک میل دور ایک گاؤں میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے پوری رات تقریر کی اور قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری قلعی کھولی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت اتنی پریشان ہوئی کہ شاہ صاحبؒ پر مقدمہ دائر کرادیا۔ شاہ صاحب کو انگریزوں نے اس بہانہ چھ ماہ کی سزا سنائی اس کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے اپنے اس تبلیغی کام کو نہیں چھوڑا۔ اس وقت سے لے کر اب تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ سندھ میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنسیں مسلمانوں اور علماء کرام کو اس فتنہ کی طرف متوجہ کرنے کے لئے منعقد کی گئیں۔ جماعت نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے اب علماء کرام اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فریضے کو سرانجام دیں۔ جماعت ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہے قیامت کے دن ہم سے سوال ہوگا کہ ہمارے علاقے میں کوئی مسلمان قادیانی تو نہیں ہوا؟ خدانخواستہ اگر حضور ﷺ نے پوچھ لیا کہ میری ختم نبوت پر ڈاکہ مارا گیا تھا تم اس وقت کیا کر رہے تھے؟ اس وقت اگر حضور اکرم ﷺ نے ہم سے اعراض فرمالیا تو ہماری کیا حالت ہوگی؟ حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کا سب سے آسان طریقہ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے لئے کام کرنا ہے۔ خدارا خواب غفلت سے بیدار ہوجائیں قادیانیت کی سرگرمیوں کے آگے بند باندھیں۔

بیلجئم میں دفتر کا قیام......... احباب متوجہ ہوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یورپ میں قادیانیت کے تعاقب کے لئے لندن میں کام شروع کیا تو اندازہ ہوا کہ جرمنی اور بیلجئم وغیرہ میں قادیانی اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں جرمنی میں مولانا مشتاق الرحمان صاحب نے بحمد للہ کام شروع کیا اور ۲۷ جولائی کو وہاں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔ بیلجئم میں ہمارے محترم حاجی عبدالحمید صاحب نے گزشتہ کئی سالوں سے کام شروع کیا ہوا ہے۔ انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ بیلجئم میں دفتر ختم نبوت کا باقاعدہ آغاز کیا جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے گزشتہ سال ایک عمارت خریدی اور اس عمارت کی کافی رقم ادا کردی ہے۔ اب کچھ رقم باقی ہے جس کی ادائیگی کے لئے وہ کوشاں ہیں جولائی میں اس کی ادائیگی کرنی ہے۔ جماعتی احباب سے درخواست ہے اس سلسلے میں وہ حاجی عبدالحمید صاحب سے تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال ۱۰ اگست کو برمنگھم میں بارھویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس بظاہر تو ایک کانفرنس ہے لیکن دراصل اس کانفرنس کے عنوان سے پورے تین چار ماہ لندن کے ایک ایک شہر میں چھوٹی چھوٹی کانفرنسیں اور ہر مسجد میں پروگرام ہوتے ہیں۔ پورے انگلینڈ میں عقیدہ ختم نبوت کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ نوجوانوں کو قادیانیت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جاتا ہے گویا عقیدہ ختم نبوت کا موسم ہوتا ہے۔ یورپ کے تمام علماء کرام سے اپیل ہے کہ وہ اس ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں کیونکہ اس سے پہلے قادیانی بھی اپنا سالانہ پروگرام کرتے ہیں اور اس کے متعلق دنیا بھر میں جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ اس کانفرنس سے مقصد انگلینڈ کے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کرنا ہے' ارتداد سے بچانا ہے' اس لئے اس میں بھرپور حصہ لیجئے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عقیدۂ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور امام ابنِ حبانؒ

امام ابو حاتم محمد ابن حبان البستی (م:۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب "صحیح ابن حبان" میں، جس کو انہوں نے "الانواع والتقاسیم" کے نام سے موسوم کیا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گیارہ باب باندھے ہیں، اور بارہواں باب حضرت مہدی کے بارے میں ہے۔

الفقیہ النحوی المحدث امیر علاؤ الدین ابوالحسن علی ابن بلبان ابن عبداللہ المصری الحنفی (م:۷۳۹ھ) نے "صحیح ابن حبان" کو "الاحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان" کے نام سے مرتب فرمایا تھا، جو مطبوع و متداول ہے، اس کی نویں جلد میں فتن و حوادث کے ذیل میں دجال اعور کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث درج کی ہیں۔

۳۲ عنوانات خروج دجال کے لئے ہیں، اور ۱۲ عنوانات کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں احادیث شریفہ ذکر کی ہیں، یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق عنوانات ذکر کرتا ہوں:

() ذکر الاخبار عن قاتل المسیح ووصف الموضع الذی یقتلہ فیہ (الاحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان ص۲۸۶ ج۹)

ترجمہ: "مسیح دجال کا قاتل کون ہوگا؟ اور اسے کس جگہ قتل کریں گے؟"

اس کے ذیل میں حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال کو "باب لد" پر قتل کریں گے۔ (ص۲۸۶ ج۹)

() ذکر قدر مکث الدجال فی الارض عند خروجہ من وثاقہ (ایضاً)

ترجمہ: "دجال اپنے خروج کے بعد زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا۔"

اس کے ذیل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے نکلے گا، چالیس دن زمین پر پھرے گا، اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے، وہ مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے، جب رکوع سے سر اٹھائیں گے تو سمع اللّٰہ لمن حمدہ کے بعد ان الفاظ میں قنوت نازلہ پڑھیں گے قتل اللّٰہ الدجال واظہر المومنین "اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کریں گے اور اہل ایمان کو غلبہ عطا فرمائیں گے۔"

(ص۲۸۶ ج۹)

() ذکر ذوبان الدجال عند رؤیتہ عیسی ابن مریم قبل قتلہ ایاہ (ایضاً)

ترجمہ: "دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی پگھلنے لگے گا، قبل اس کے آپ اس کو قتل کریں۔"

اس کے ذیل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے، جس میں ذکر ہے کہ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان مقابلہ ہوگا، ادھر خبر پہنچے گی کہ دجال نکل آیا، مسلمان دجال کے مقابلہ کے لئے صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کی اقامت ہوگی، اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجائیں گے۔ نماز سے فارغ ہوکر دجال کے مقابلہ میں نکلیں گے تو وہ آپ کو دیکھتے ہی نمک کی طرح پگھلنے لگے گا، اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی رہنے دیتے تو خود گھل کر مرجاتا، لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کریں گے اور آپ اس کو قتل کرنے کے بعد اپنے نیزے پر لگا ہوا اس کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے۔ (ایضاً ص۲۸۶)

() ذکر الاخبار عن وصف الامر الذی یکون فی الناس بعد قتل ابن مریم الدجال (ص۲۸۷ ج۹)

ترجمہ: "جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کردیں گے تو اس کے بعد لوگوں کے حالات کیا ہوں گے؟"

رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر حکومت کرے میرے اہل بیت کا ایک شخص، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔"

اس کے ذیل میں وہ حدیث ذکر کی ہے' جس میں فرمایا گیا ہے کہ تمام ملتیں اسلام کے سوا ہلاک ہو جائیں گی' اور روئے زمین پر مکمل امن و امان ہو گا' یہاں تک کہ شیر اور اونٹ' چیتے اور گائیں' بھیڑیئے اور بکریاں' ایک ساتھ چریں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے' اور وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ (ص ۲۸۷)

( ) ذکر الاخبار عما یفعل عیسی ابن مریم بمن نجاہ اللہ من فتنۃ المسیح (ایضاً)

ترجمہ : "جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فتنہ دجال سے نجات عطا فرمائی ہو گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ کیسی شفقت فرمائیں گے؟"

اس کے ذیل میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ قتل دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس تشریف لے جائیں گے' جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا' اور جنت میں ان کے بلند درجات کی ان کو خوشخبری دیں گے۔

( ) ذکر الاخبار عن رفع التباغض والتحاسد والشحناء عند نزول عیسی ابن مریم صلوات اللہ علیہ (ص ۲۸۸ ج ۹)

ترجمہ : "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے اندر سے باہمی بغض و حسد اور کینہ جاتا رہے گا۔"

اس کے ذیل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "بخدا! ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے' صلیب کو توڑ ڈالیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے' جزیہ موقوف کر دیں گے' اونٹوں کی زکوٰۃ کے لئے ساعی نہیں بھیجے جائیں گے' لوگوں کے دلوں سے کینہ' حسد اور بغض نکل جائے گا' لوگوں کو مال لینے کے لئے بلایا جائے گا' مگر کوئی قبول کرنے کو تیار نہ ہو گا۔"

(۰) ذکر البیان بان نزول عیسی ابن مریم من اعلام الساعۃ (ایضاً)

ترجمہ : "اس عقیدہ کا بیان کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول علامات قیامت میں سے ہے۔"

اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد خداوندی وانہ لعلم للساعۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔

(۱) ذکر البیان بان امام ہذہ الامۃ عند نزول عیسی ابن مریم یکون منہم دون ان یکون عیسی امامہم فی ذالک الزمان (ص ۲۸۹ ج ۹)

ترجمہ : "جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس امت کا امام اس امت میں سے ہو گا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں فرمائیں گے۔"

اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی اور وہ قیامت تک اہل باطل سے ہمیشہ بر سرپیکار اور غالب و منصور رہیں گے۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر عرض کرے گا کہ تشریف لایئے' ہمیں نماز پڑھایئے' تو آپ فرمائیں گے نہیں! (یہ نماز تم ہی پڑھاؤ) تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ (میں یہ نماز آپ کے پیچھے پڑھوں گا) یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس امت کا اعزاز ہے (کہ ایک جلیل القدر رسول علیہ السلام نے نازل ہو کر امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کی اقتداء میں نماز پڑھی)

(۴) ذکر الاخبار بان عیسی ابن مریم یحج البیت العتیق بعد قتلہ الدجال (ص ۲۸۹ ج ۹)

ترجمہ : "حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرنے کے بعد بیت اللہ کا حج کریں گے۔"

اس میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فج الروحاء سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔

( ) ذکر البیان بان عیسی ابن مریم اذا نزل یقاتل الناس علی الاسلام (ص ۲۸۹ ج ۹)

ترجمہ : "حضرت عیسیٰ بن مریم جب نازل ہوں گے تو لوگوں سے اسلام پر قتل کریں گے۔"

( ) ذکر الاخبار عن قدر مکث عیسی ابن مریم فی الناس بعد قتلہ الدجال (ص ۲۹۰ ج ۹)

ترجمہ : "حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرنے کے بعد لوگوں میں کتنی مدت ٹھہریں گے؟"

اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے کہ باب لد پر دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال یا چالیس کے قریب ٹھہریں گے۔

( ) ذکر الاخبار وصف اسم المہدی واسم ابیہ ضد قول من زعم ان المہدی عیسی بن مریم (ص ۲۹۱ ج ۹)

ترجمہ : "امام مہدی اور ان کے والد ماجد کے اسمائے گرامی کا ذکر اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ مہدی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔"

اس کے ذیل میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ "قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ لوگوں پر حکومت کرے میرے اہل بیت کا ایک شخص' جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہو گا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔"

فائدہ : یہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے' جن کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے' جیسا کہ اوپر نمبر ۸ میں گزر چکا ہے۔ ●●

شہیر احمد میواتی

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

برصغیر پاک وہند کے عظیم دینی رہنما آتش نوا خطیب سحربیاں مقرر نعت گو شاعر سیاست دان مبلغ و مصلح اور جانفروش مجاہد اعظم امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خالق کائنات نے بیش بہا گوناگوں اور ہمہ گیر صلاحیتوں سے بہرور فرمایا تھا۔

آپ کا شمار تحریک آزادی برصغیر اور تحریک ختم نبوت کے ان عظیم المرتبت قائدین میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے علم وفضل اور جذبہ ایثار واستقامت کے ساتھ تاریخ میں نئے ابواب کا اضافہ کیا آپ برصغیر کے وہ عظیم خطیب تھے جس کی شعلہ بیانی اور جرات گفتار نے ظلمت کدہ ہند میں شمع آزادی روشن کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان کو ایسا جادو عطا فرمایا تھا جسے کسی بھی معروف اصطلاح میں بیان نہیں کیا جاسکتا آپ ہزاروں کے مجمع پر کچھ اس طرح چھا جاتے کہ مجمع سحرزدہ معلوم ہونے لگتا ایسے مقرر تو بہت دیکھنے اور سننے میں آئے ہیں جو مجمع کو ہنسانے اور رولانے پر قادر تھے اور ایسے مقرر آج بھی مل جاتے ہیں۔ لیکن اشکوں کے طوفان میں مسکراہٹوں کی تجلیاں اور چیخوں کے شور میں قہقہوں کا امتزاج صرف آپ ہی کی تقریر کے دوران دیکھنے کو ملتا آپ جب ہزاروں سامعین کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے سامنے لگے ہوئے اسٹیج پر باوقار انداز سے کھڑے ہوکر نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم پڑھتے تو سامعین پر سناٹا چھاجاتا تھا اور پھر لحن داؤدی میں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو سامعین کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی برسنے لگتی اور جب گرجدار آواز میں پکارتے تو سننے والوں کے پہلو سے دل نکلنے لگتا اور جب آپ سرکوز راجنبش دیکر لطیفہ چھوڑتے تو آہ و فغاں کرنے والے اسی مجمع میں قہقہوں کا ایک متناہی سلسلہ شروع ہوجاتا تھا۔

آپ کی لاہور شہر میں ہونے والی ایک تقریر کے بارے میں ممتاز ادیب و شاعر حضرت آزاد شیرازی صاحب اپنی خودنوشت آپ بیتی میں لکھتے ہیں کہ

"پیسہ اخبار سٹریٹ انار کلی لاہور میں ایک دن میں نے امیر شریعت کی پہلی تقریر سنی جو نماز عشاء کے بعد سے فجر کی اذان تک جاری رہی اس جلسے میں میں نے شاہ جی کی پہلی بار زیارت کی اور ان کی ساحرانہ خصوصیت کا مشاہدہ میں نے بچشم حیرت یہ تماشا دیکھا کہ شاہ جی تقریر کررہے ہیں اور سامعین یوں بے حس و حرکت ہوکر تقریر سن رہے ہیں گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہے۔ پھر دیکھا کہ مجمع اچانک بیدار ہوگیا ہے اور نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر بلند کررہا ہے گویا مردے زندہ ہوگئے ہیں پھر دیکھا کہ سامعین کھلکھلا کر ہنس رہے ہیں پھر دیکھا کہ ہنسنے والے اچانک گریہ وزاری کر رہے ہیں پھر دیکھا کہ رونے والے قہقہے لگا رہے ہیں اور پھر سکوت کا عالم طاری ہوگیا۔

شاہ جی کی طلسم کار تقریر کے بارے میں پختون سیاسی لیڈر خان غلام محمد خان لوند خور (مرحوم) کی روایت بڑی دلچسپ ہے ان کا کہنا ہے کہ میں نے نہ تو شاہ جی کو دیکھا تھا نہ ان کا معتقد تھا میرا سیاسی مسلک بھی ان سے مختلف تھا ایک دفعہ عشاء کے وقت دلی دروازے کے باہر سے گذرا تو شاہ جی تقریر کررہے تھے میں بڑے ضروری کام کے سلسلے میں جارہا تھا مگر اس خیال سے رک گیا کہ جس مقرر کی دھوم ہے اسے پانچ منٹ سن لینا چاہئے میری عادت یہ ہے کہ میں جلسے میں ایک جگہ بیٹھ نہیں سکتا خود اپنے جلسے بھی گھوم پھر کر دیکھتا اور سنتا ہوں میں پانچ منٹ تک ان کی تقریر سنتا رہا پھر سوچا تھوڑی دیر اور سن لوں تقریر کا سحر تھا کہ کھڑے کھڑے بیٹھ گیا بیٹھے بیٹھے تھک گیا تو لیٹ گیا اور لیٹے لیٹے ساری رات تقریر سنتا رہا ایسے حواس گم ہوئے کہ اپنا کام ہی بھول گیا یہاں تک کہ صبح کی اذان بلند ہوئی شاہ جی نے تقریر کے خاتمے کا اعلان کیا تو خیال آیا کہ اوہو ساری رات ختم ہوگئی تب پتہ چلا یہ شخص تقریر نہیں کرتا جادو کرتا ہے۔

آپ کی تقریروں میں مسلمانوں کے دوش بدوش بے شمار ہندو سکھ، عیسائی اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی گوش بر آواز سراپا سکوت اور بے حس و حرکت بیٹھے ہوتے یوں محسوس ہوتا جیسے سامعین کو زنجیروں سے جکڑ کر بٹھا رکھا ہے اٹھ کر اٹھنا بیٹھنا تو دور کی بات ہے کوئی اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تھا ایسا بھی متعدد بار ہوا کہ مخالفین یہ عزم لے کر آپ کے جلسوں میں آتے کہ آج ضرور گڑبڑ کریں گے لیکن آپ کی خطابت کا سحر انہیں دنیا ومافیہا سے ایسا بے خبر کرتا کہ جب کسی مسئلے پر ہاتھ اٹھانے کو کہتے تو یہ مخالفین بھی بے اختیار

ہاتھ اٹھا دیتے آپ کی تقریروں میں اخبار نویس اور سی آئی ڈی کے رپوٹر ہاتھ میں قلم تھامے اور پولیس افسر بیڑیاں اٹھائے کہ اگر ضرورت پڑے تو آپ کو گرفتار کیا جائے حسرت و استعجاب کے مجسمے بنے رہتے اور ان میں سے اکثر آپ کی سحر طراز خطابت سے متاثر ہو کر آپ کے اسیر ہوجاتے مفکر احرار چودھری افضل حق صاحب ایک اہم پولیس افسری حیثیت سے آپ کی تقریر کی رپورٹنگ کرنے والوں کے نگران بن کر آئے تھے لیکن شاہ جی کی تقریر نے ایسا اثر کیا کہ اختتام جلسہ پر انگریز کی نوکری پر لعنت بھیجی اور اسی وقت استعفیٰ لکھ کر اپنے ساتھیوں کے حوالے کیا اور پھر ساری عمر شاہ جی کے مشن میں بھرپور طریقے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔

آپ کی ایمان افروز سحر آفریں اور شعلہ نوا خطابت کے تمام ہم عصر اکابر و اصاغر معترف تھے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے آپ کی شعلہ بار خطابت کا غلغلہ سنا تو احباب و متوسلین کے روبرو خانقاہ کی ایک مجلس علم و عرفان میں فرمایا کہ بھائی عطاء اللہ شاہ صاحب کی کیا بات کرتے ہو ان کی باتیں تو عطاء الٰہی ہوتی ہیں مولانا محمد علی جوہر فرمایا کرتے تھے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری مقرر نہیں ساحر ہیں اس شخص سے نہ پہلے تقریر کی جاسکتی ہے اور نہ بعد میں اس کے بعد تقریر کرنے والے کا اثر جمتا نہیں اور اس سے پہلے تقریر کرے تو اس کے اثر کو یہ آکر مٹا دیتا ہے۔

علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کا فرمان ہے کہ "میں نے ایسا خطیب کبھی نہیں دیکھا جو روتوں کو ہنساوے اور ہنستوں کو رولا دے"۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا کہنا ہے "سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک شعلہ بیان خطیب ہیں ان کی خطابت میں بجلی کا کڑکا' بادلوں کی گرج اور آبشار کا بہاؤ ہے ملک و ملت کا ہر گوشہ ان کا شکر گزار ہے۔"

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رقمطراز ہیں کہ "ملک کی زندگی میں شاہ صاحب ایک سحر آفریں خطیب اور بے مثال مقرر کی حیثیت سے نمودار ہوئے اور بہت ہی جلد عوام و خواص کے دلوں پر چھا گئے دنیا کی کسی بھی زبان میں اس شان کے خطیب بہت کم ہوسکتے ہیں دینی یا دنیاوی عنوان ہو یا کوئی سیاسی اور سماجی موضوع دونوں سلاست روانی برجستگی اور بے تکلفی کے ساتھ انہیں تقریر کرتے اور اپنے مافی الضمیر و سامعین کے رگ و پے میں سمو دیتے تھے اس کو دیکھ کر یقین ہوتا تھا وہ ایک پیدائشی عالم دین اور مفرد خطیب ہیں۔"

قاری محمد طیب قاسمی قاسمنامہ میں فرمایا ہے کہ عطاء اللہ پر عطا الٰہی نے مبذول ہو کر ان میں بہت سی وہ خصوصیات پیدا کیں جن سے خود ان کا نام اونچا ہوا اور ان کا مشہور زمانہ وصف جس میں وہ بے مثال تھے خطابت تھا ان کی خطابت جاذبیت کا ایک جادو تھی جس میں بے پناہ کشش تھی ہزاروں انسانوں کا مجمع جو تا حد نظر پھیلا ہوا ہوتا تھا ان کی تقریر کی مسلسل زنجیر میں جکڑا ہوا محسوس ہوتا تھا جس میں سے کسی کا اٹھ کر جانا تو کیا کوئی اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تھا ان کی تقریر ایسے جکڑ کر باندھ لیتی تھی اور کیا مجال تھی کہ کوئی شخص اپنی توجہ کو بھی ان سے ہٹائے۔

یہ کشش محض الفاظ کی نہ تھی اور الفاظ محض میں یہ جاذبیت ہو بھی نہیں سکتی جب تک کہ الفاظ میں گہری معنویت نہ ہو اور محض معنویت بھی زنجیر کشش نہیں بن سکتی جب تک کہ اس معنویت میں معرفت نہ ہو اور محض معرفت بھی کشش کے مقام پر بھی نہیں پہنچ سکتی جب تک کہ اس میں محبت نہ ہو اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بے مثال خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب معنویت اور صاحب عشق و محبت تھے بالفاظ دیگر وہ محض صاحب انسان نہ تھے بلکہ صاحب دل انسان تھے محبت نبویؐ ان کے دل کی رگ و پے میں سمائی ہوئی تھی اسی سے ان کے جوش کا تعلق تھا' اسی جوش' اسی سے ان کی خطابت کا سرچشمہ ابلتا تھا جس میں دوسروں کے دلوں کی رگ و پے میں سما جانے کی خاصیت ہوتی تھی۔

علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ "خطابت کے ائمہ میں بخاری کا مقام" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں کہ پہلا خطیب مولانا ابو الکلام آزاد دوسرا خطیب مولانا احمد سعید دہلوی تیسرا خطیب علامہ شبیر احمد عثمانی' چوتھا خطیب مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ۔

میرے خیال میں یہ ایک عصری خطابت کے ائمہ اربعہ ہیں ایک دفعہ ضلع سورت کے ایک گاؤں میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے ساتھ ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی تنہائی میں اس موضوع کا ذکر آگیا عجب اتفاق تھا جو میرا خیال تھا حضرت رحمتہ اللہ علیہ بعینہٖ وہی فرمایا بہرحال مجھے اپنی اصابت رائے پر خوشی ہوئی پھر فرمایا کہ اب مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ان کے قریب قریب ہو رہے ہیں اب میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مولانا محمد طیب صاحب دیوبندی بھی اس صف میں قریب آرہے ہیں میرے ذہن میں ان چاروں شخصوں میں خطابت کی خصوصیات ہیں جو نہایت دلچسپ ہیں اور دقیق بھی ہیں افسوس کہ اس وقت ان کی تفصیلات کی نہ فرصت ہے نہ ہمت' لطف تو اس وقت آتا کہ پورا موازنہ ہوسکتا اب تو چند ناتمام اشارے حضرت شاہ صاحب بخاریؒ کے متعلق عرض کرتا ہوں:

خطابت اور خصوصاً "عوام پر محصور کرنے کا جہاں تک تعلق ہے اس موضوع کی جتنی صلاحیتیں ہیں قدرت نے بڑی فیاضی کے ساتھ

شاہ صاحب بخاریؒ کو عطا فرمائیں تھیں قد و قامت' شکل و صورت' قوت و طاقت' شجاعت و جرات' فراست و نور ایمانی' غیرت و حمیت' زکاوت و شدت' احساس رقت عواطف و جذبات کا تلاطم بلندی آواز و خوش گوئی قرآن کریم کے ساتھ قلبی تعلق و استحضار منتخب ترین فارسی' اردو اشعار موضوع پر ان کا ذخیرہ کا استعمال درد ناک و فلک شگاف آواز کے ساتھ قرآن کریم کا پڑھنا مخالف کے مجمع پر قبضہ کرنا عالم و جاہل' مرد و عورت' مخالف و موافق سب کا یکساں طور پر متاثر ہونا یہ ان کی وہ خصوصیات ہیں کہ ان میں کوئی ان کی ہمسری نہیں کرسکتا۔

مجمع سے اپنی بات منوانا ۹۹ فیصد مخالفوں کو اپنا ہمنوا بنانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا بعض اوقات تو بولنے سے پہلے ساحرانہ نگاہ ہی میں مجمع کو مسخر کرلیتے تھے' نگاہ کیا تھی غضب کی نگاہ تھی' آواز کیا تھی بجلی سی کوندتی تھی اسٹیج پر کسی کی مٹی پلید کرنے کا ارادہ کرتے تو اتنا کامیاب ترین خطیب نہ کسی نے دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا۔

عقلی و فکری خصوصیات کی کامیاب ترین تمثیل اور اپنے اوضاع اور اطوار پر جو نقشہ کھینچتے تھے دنیا کا کوئی خطیب ان کی نقالی نہیں کرسکتا تھا اگر نامناسب نہ ہوتا تو میں تعبیر کرتا کہ قدرت فوق العادۃ زبان شیریں بیان کی روانی اور فوق العادۃ موثر تعبیر کی قوت عطا فرمائی تھی بعض اوقات ایک جملے میں پوری داستان کی داستان ختم کردیتے تھے۔

آغا شورش کاشمیریؒ تحریر کرتے ہیں یہ واقعہ ہے کہ شاہ جیؒ سے بڑا خطیب اردو زبان میں پیدا نہیں ہوسکتا ہے کہ بعض خطباء کو عبارات سے فوقیت حاصل ہو اس کی نظیریں موجود ہیں لیکن خطابت میں جو کمال شاہ جیؒ کو حاصل رہا وہ نصف صدی میں اردو زبان کے کسی اور خطیب کو حاصل

مجمع سے اپنی بات منوانا' ۹۹ فیصد مخالفوں کو اپنا ہمنوا بنانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا بعض اوقات تو ساحرانہ نگاہ ہی سے مجمع کو مسخر کرلیتے تھے

نہیں ہوا۔

شاہ جیؒ کی عمر کا آخری حصہ خطابت میں بسر ہوا ہوگا گران کی زندگی کا تقریباً" دو تہائی توحید و رسالت کی خدمت گزاری میں کٹا ان کے اندر تبلیغ اور عام خطباء کے انداز تبلیغ میں عظیم فرق تھا۔

انہوں نے مذہب کو کبھی مسلمانوں میں تفریق کے لئے استعمال نہیں کیا انہوں نے مذہب کے روایتی جھگڑوں اور خلافی آویزشوں کو چھیڑا تک نہیں ہمیشہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح اور عقائد کی درستی کو ملحوظ رکھا اور اسی لگن میں عمر گزار دی۔

شاہ صاحبؒ! عوامی خطابت کی اقلیت کے فرمانروا تھے آپ کی زبان کا لوچ اسلوب کی دلکشی خیالات کی پختگی روانی کا بہاؤ ظرافت کا شتہ پن حاضر جوابی کی شوخی تمثیلات کا قرآنی رنگ الفاظ کی سحرکاری نہ صرف اردو خطابت کے لئے بے مثال ہے بلکہ عصر حاضر میں عدیم النظیر شاہ کے بیان کی اور خوبی یہ بھی تھی کہ آنسوؤں کے تاگے میں قہقہوں کے پھول پرو دیتے تھے اور قہقہوں کے رشتے میں آنسوؤں کے موتی بقول اقبال ان کی خطابت کا خلاصہ یہ ہے۔

کے گراوچوں ابر بھارے
کے خندہ اوچو تیغ اسلے

ڈاکٹر محمد عبداللہ رقمطراز ہیں کہ سید صاحبؒ کو گفتگو کا غیر معمولی ملکہ حاصل تھا اور ان کے قبول عام میں اس چیز کا بھی بڑا دخل تھا تاہم یہ ماننا پڑے گا کہ سید صاحب کا اس سے بڑا کمال ان کا خطیبانہ انداز تقریر تھا جس سے وہ ہزاروں بلکہ لاکھ لاکھ انسانوں کے مجمع کو کئی گھنٹوں تک مسحور کئے رکھتے تھے شاید پچھلی دو تین صدیوں میں ان سے بڑا شیوہ بیان خطیب کوئی ظہور میں نہیں آیا ہوگا اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو واضح اور مسلمہ ہونے کی وجہ سے محتاج ثبوت نہیں۔

محمود علی قصوری کا کہنا ہے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطابت کے بلند و بالا مینار تھے جس کی موت سے وہ پیوند زمین ہوگیا ہے نامعلوم اب اس کی تعمیر میں کتنا وقت لگے گا مسلمانوں کو شاہ جیؒ کی زندگی کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے کیونکہ ان کا عمل زندگی کے سفر میں چراغ راہ کی حیثیت رکھتا ہے آپ واقعی شہنشاہ خطابت تھے لفظوں کو موقع محل کے مطابق استعمال کرنا اور فقروں کی نوک پلک سنوارنا آپ کے لئے نہایت آسان کام تھا مختصر یہ کہ آپ فن خطابت میں یکتائے روزگار تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خطابت کے علاوہ بھی بہت سی خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا آپ میں خالدی جرات' لقمان کی حکمت' حاتم کی سخاوت' غزالی کا علم و فضل اور فلسفہ حکمت' ابن حجر عسقلانی کی ذہانت کا جلال جھلکتا تھا۔

اپنے دور کا یہ عظیم ترین خطیب باضابطہ روزگار اور اسلامی تحریکوں کو سپہ سالار اعظم ملتان کے ایک تنگ و تاریک کرایہ کے مکان میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہوا خالق حقیقی سے جاملا انا للہ وانا الیہ راجعون تقریباً" دو لاکھ انسان نماز جنازہ میں شریک ہوئے جو ایک میل لمبا تھا بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا سید ابو معاویہ' ابوذر عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔

مرزا طاہر احمد کے مباہلے کا جواب

مرسلہ : محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ

السلام علی من اتبع الھدیٰ

تم نے اپنی ۱۰ جنوری (بروز جمعہ) کی تقریر میں یہ کہا تھا کہ :

○ تم عباد اللہ میں سے ہو۔

□ میں کہتا ہوں کہ تم رحمت اللہ میں نہیں لعنت اللہ میں ہو۔

○ تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ جماعت احمدیہ میں بکثرت ایسے لوگ ہیں جو عبادت کی شرط پر پورے اترتے ہیں

□ میں کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں ایک شخص بھی ایسا موجود نہیں جو "اہل اللہ" میں سے ہو۔ اگر کوئی ہے تو اس کا نام بتاؤ۔

○ تم کہتے ہو کہ خدا تمہاری پکار کا جواب دیتا ہے۔

□ میں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری ہر بات کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔

○ تم اپنے ایمان کو ایمان حقہ کہتے ہو۔

□ میں تمہارے ایمان کو "جھوٹا دھرم" کہتا ہوں۔

○ تم نے ہمارے علماء کو بے حیاء کہا ہے۔

□ میں تمہیں بے غیرت کہتا ہوں۔

○ تم ہمیں گمراہ سمجھتے ہو۔

□ ہم تمہیں مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

○ تم مرزا غلام احمد کو مسیح موعود سمجھتے ہو۔

□ ہم اس کو دنیا کا ذلیل ترین' کمینہ ترین اور بے غیرت ترین آدمی سمجھتے ہیں۔

○ تم یہ کہتے ہو کہ پاکستان جماعت احمدیہ کی دعاؤں سے بچا ہے اور ہم اس کو تباہ کر رہے ہیں۔ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔"

□ میں کہتا ہوں کہ پاکستان میں ساری خباثت کے ذمہ دار تم اور جماعت احمدیہ ہے اور پاکستان جن بزرگوں کی دعاؤں سے بچا ہے وہ مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' تبلیغی مراکز' دینی مدارس' خانقاہوں اور آستانوں میں اب بھی موجود ہیں۔

جب تم خود پاکستان میں بچے ہوئے نہیں لندن جا کر بچے ہو تو تمہاری وجہ سے پاکستان کیسے بچا ہوا ہو سکتا ہے۔ ہاں! پاکستان میں اس وقت جو تکالیف آرہی ہیں وہ تمہارے ان پیروں کی نحوست ہیں جو تمہاری پیروی میں پاکستان سے نہیں بھاگے۔

الغرض : تم اپنے دعوے کو سچا کہتے ہو اور میں اپنے دعوے میں سچا ہوں۔

"**واللہ یحکم بینھم**" کی روشنی میں آؤ ہم دونوں اللہ سے فیصلہ کروالیتے ہیں۔

تمہارے مباہلے کے چیلنج کو میں نے قبول کیا تھا۔ جو سات فروری (۹۷-۲-۷) کو اخبار جنگ میں شائع ہوا تھا۔ مگر تمہاری طرف سے مسلسل خاموشی رہی اگر تم ہاں کر دیتے تو اس وقت تک کوئی آسمانی بلا تم پر نازل ہو چکی ہوتی۔ آؤ سمندر میں نماز پڑھنے کا مباہلہ کرلیں تمہارے ساتھ میں سمندر میں اترنے کے لئے تیار ہوں۔

جو خدا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو سمندر میں ڈوبنے سے بچا سکتا ہے وہ آج بھی "اہل اللہ" کو سمندر میں نماز پڑھنے کی توفیق دے سکتا ہے۔

نہیں تو ہم آگ میں جانے کا مباہلہ کرتے ہیں۔

"جو خدا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلنے سے بچا سکتا ہے وہ آج بھی اپنے بندوں (عباد اللہ) کو آگ سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ پتہ چل جائے گا عباد اللہ میں سے کون ہیں۔"

یا میدان میں آکر دعا میں موت مانگنے کا مباہلہ کرلو "جو خدا شہ رگ سے زیادہ قریب ہے اور بقول تمہارے کہ تمہاری پکار کا جواب دیتا ہے تو آؤ ہم مجمع عام میں خدا سے ایک دوسرے کی موت مانگتے ہیں جو سچا وہ زندہ رہے گا جو جھوٹا ہے وہ عبرت کا نشان بن جائے گا۔"

مرزا صاحب مجھ سے براہ راست مباہلے کی جگہ اور تاریخ طے کرو' میں ہر جگہ جانے کو تیار ہوں' دنیا کے کسی ملک' کسی شہر' کسی کونے میں کسی بھی وقت تینوں مذکورہ مباہلوں کے لئے تیار ہوں تم کسی کی تو ہاں کرو۔

میرا فون نمبر تمہیں معلوم ہے اس پر تم براہ راست مجھ سے بات کرسکتے ہو۔ تم اپنے کسی مرید کو آگے نہ کرو میں اپنے کسی مرید کو آگے نہیں کروں گا' ہمت ہے تو خود آؤ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"

اب تمہارے پاس تین راستے ہیں :

۱۔ مباہلے کی جگہ اور وقت کا تعین مجھ سے مل کر کرو۔

۲۔ اگر ہمت نہیں تو مباہلے سے دستبرداری کا اعلان کرو کہ مجھ میں سید مسرور حسین شاہ سے مباہلے کی ہمت نہیں۔

○ اپنے دادا پر لعنت کرو اور اس کے دین سے توبہ کرو' اصل دین اسلام کی طرف لوٹ آؤ' مسلمان ہو جاؤ اور اہل اللہ میں داخل ہو جاؤ۔

اگر تم سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں جنت میں داخلے کی گارنٹی دوں گا اور اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک کہ تمہیں جنت میں داخل نہ کرادوں (انشاءاللہ) یہ گارنٹی تمہیں کوئی نہیں دے گا' پوری دنیا میں گھوم کر دیکھ لو۔

جواب کا منتظر

مسرور حسین شاہ

معرفت جامعہ فضلیہ عثمانیہ دونگیا اسٹریٹ سنت نگر لاہور

حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ

سجاد نعمانی

تین چار دن پہلے بھائی صاحب مدظلہ کا حکم ہوا کہ ابا جی (رحمتہ اللہ علیہ) کے مرض وفات اور سفر آخرت کے کچھ احوال قارئین الفرقان تک تمہیں ہی پہنچانے ہیں......... چنانچہ پچھلے ۳-۴ دن سے مسلسل کاغذ قلم لے کر بیٹھ رہا ہوں' مگر اب تک ایک دو لفظ سے زیادہ نہیں لکھ سکا۔ آج صبح بعد نماز فجر مسجد سے نکلتے ہوئے بھائی صاحب نے فرمایا کہ بھیا میں آج رات ہی روانہ ہو رہا ہوں......... اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجھے آج شام تک جو کچھ لکھنا ہے لکھ لینا چاہئے' تاکہ بھائی صاحب کی نظر سے گزر جائے' یہ سوچ کر پھر بنام خدا قلم کاغذ لے کر بیٹھا ہوں.........

مگر......... یا رب! یہ کیسی آزمائش ہے؟ اپنی زندگی کے اس سب سے بڑے حادثے پر کیا لکھوں؟ کس طرح لکھوں؟ لکھنے کے لئے الفاظ ڈھونڈتا ہوں تو اپنی حالت اس گونگے' غمزدہ جیسی نظر آتی ہے جس کی آنکھوں کی ساری کائنات لٹ چکی ہو' مگر وہ ایک لفظ بول نہ پاتا ہو۔

"سانس لینا مجھے مشکل ہے فغاں کیسے ہو"

خیر! اللہ کا نام لے کر کچھ لکھنے کی کوشش کرتا ہوں یا اللہ تو میری مدد کرنا!

مرض وفات کی ایک خاص کیفیت:

۱۵ ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ کی شب یعنی ۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۹۷ء کی درمیانی رات میں جس مرض کا حملہ ہوا تھا' اور جس کا کچھ تذکرہ الفرقان کے گزشتہ شمارے میں راقم الحروف نے کیا تھا اس کا اختتام ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ شب دوشنبہ (۴-۵ مئی کی درمیانی رات) ۸ بجکر ۴۴ منٹ پر اس وقت ہوا جب حضرت والد ماجدؒ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر کے عالم قدس میں پہنچ گئی۔

اناللہ وانا علیہ راجعون

سچی بات یہ ہے کہ ٹھیک چالیس دن (اربعین لیلۃ) کی یہ "میقات" جن احوال و کیفیات میں گزریں انہیں سمجھنے کے لئے اہل باطن اور اہل نظر کی نگاہ درکار ہے......... کیا معالج اور کیا ہم جیسے خدمت گزار' سب حیران تھے کہ اس کیفیت کو کیا نام دیں؟ غشی؟ بے ہوشی؟ غفلت؟ استغراق؟ کبھی لگتا کہ ہوش میں ہیں' پہچان رہے ہیں' اور دوسرے ہی لمحے محسوس ہوتا کہ اب کچھ اور عالم ہے.........

ابتدائی چند دنوں کے بعد ہی صورت حال کچھ ایسی نظر آتی تھی کہ معالجوں سے ان کا حال بتاتے وقت مروجہ اور ٹیکنیکل لفظوں میں ان کی کیفیت کی ترجمانی میں مجھے کافی وقت محسوس ہوتی تھی......... یہی دشواری اس وقت بھی ہوتی تھی جب مزاج پرسی کرنے والے لوگ پوچھتے تھے کہ "ہوش میں ہیں؟"......... بعض خاص خاص لوگوں سے میں صرف اتنا ہی کہہ پاتا تھا کہ بے ہوشی یا غشی والی کیفیت تو شاید ہی کچھ لمحوں کے لئے ہوتی ہو۔ البتہ اکثر ایسے عالم میں ضرور رہتے ہیں جس کی طرف سے ان کی توجہ ہٹانا انہیں بہت ناگوار ہوتا ہے۔ دن بدن اس کیفیت میں اضافہ ہوتا گیا' یہاں تک کہ آخری ہفتہ میں تو کیفیت یہ ہوگئی تھی کہ دوا پلانے کی کوشش بھی کی جاتی تو زور سے منہ بند کر لیتے.........

یہ حال دیکھ کر بے ساختہ میرا ذہن صحاح و سیر میں صحیح سندوں سے مروی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ (فداہ نفسی و روحی) کے مرض وفات کی اس کیفیت کی طرف منتقل ہوتا تھا جو اس واقعہ سے عیاں ہوتی ہے کہ:

"وفات سے ایک دن پہلے اتوار کو لوگوں نے دوا پلانی چاہی' چونکہ گوارا نہ تھی آپؐ نے انکار فرمایا اسی حالت میں غشی طاری ہو گئی' لوگوں نے منہ کھول کر دوا پلا دی' افاقہ کے بعد احساس ہوا تو فرمایا کہ سب کو دوا پلائی جائے........"

مجھے اس کیفیت کو مزید سمجھنے میں کچھ مدد مشہور ارشاد نبویؐ من احب لقاء اللّٰہ احب اللّٰہ لقائہ......... (جس کو اللہ سے ملنا اور اس کے حضور حاضر ہونا محبوب ہو اللہ کو اس سے ملنا محبوب ہے) کی تشریح میں معارف الحدیث (کتاب الصلوۃ جلد جلد سوم ص ۴۳۸) میں خود حضرت والد ماجدؒ کی تحریر کردہ ایک عبارت سے ملی جو تھی:

" حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ جب اس دنیا سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہونے کا وقت بالکل قریب آ جاتا ہے تو بہیمیت و رماویت کے غلیظ پردے چاک ہونے لگتے ہیں اور روح کے لئے عالم ملکوت کا ظہور ہونے لگتا ہے' اس وقت عالم غیب اور عالم آخرت کی وہ حقیقتیں گویا مشاہدے میں آنے لگتی ہیں' جن کی اطلاع' انبیاء علیہم السلام نے دی ہے' اس وقت اس صاحب ایمان بندے کی روح جس نے ہمیشہ بہیمی تقاضوں کو دبایا اور ملکی صفات کو غالب کرنے کی کوشش کی' اللہ تعالیٰ کی عنایات اور اس کے لطف و کرم کے نقشوں کا مشاہدہ کر کے اس کی مشتاق ہو جاتی ہے اور اس کا داعیہ

اور شوق یہ ہوتا ہے کہ جلد سے جلد وہ اسی عالم میں اور اللہ تعالیٰ کے آغوش رحمت میں پہنچ جائے۔"

بہرحال اللہ ہی بہتر جانے کہ معاملہ کیا تھا؟ مرض وفات کی یہ مخصوص کیفیت میں نے صرف اس لئے لکھ دی ہے کہ محفوظ ہو جائے۔ شاید کہ اللہ کا کوئی اہل بندہ اس کی حقیقت کے بارے میں ہم کو تاہ بینوں کو کچھ بتا سکے۔

وفات سے ایک دن پہلے یعنی شنبہ کے دن سہ پہر سے حالت میں تغیر ہوا' تنفس بڑھ گیا' بخار تیز ہو گیا' شام ہوتے ہوتے حالت اور زیادہ نازک ہو گئی......... یہ اللہ ہی کی توفیق تھی کہ جب جب حالت میں نزاکت محسوس ہوتی بڑے' چھوٹے' بچے' بچیاں اور جو لوگ بھی آس پاس ہوتے بس ذکر و دعا اور تلاوت وغیرہ میں منہمک ہو جاتے......... اس وقت بھی ایسا ہی ہوا۔ سورۃ یاسین اور دعا تہلیل کے زمزموں سے نرسنگ ہوم کا وہ کمرہ گونج اٹھا۔ رات دو بجے کے لگ بھگ کچھ افاقہ سا محسوس ہوا۔ صبح ہوتے ہوتے طبیعت میں کافی سکون دکھائی پڑا' مگر پھر ساڑھے گیارہ بجے دن کے بعد سے حالت پھر بدلی تنفس پھر تیز ہونا شروع ہوا۔ بخار پھر بڑھنے لگا' پیشانی پر بار بار پسینہ بھی آرہا تھا' مگر زبان مسلسل حرکت میں تھی' اللہ! اللہ! کا اسم اعظم زبان پر بے اختیار جاری تھا......... جو بالکل آخری سانس تک جاری رہا۔ رات کے ۸ بجے ہوں گے۔ مجھے محسوس ہوا کہ جسم کے نچلے حصے کی روح شاید نکل چکی ہے۔ برادر عزیز مولوی عبدالمومن کی مدد سے کانپتے ہاتھوں سے ٹانگیں سیدھی کیں۔

کمرے کیا پورے نرسنگ ہوم کا عجب سماں تھا' بھائی صاحب عجب حال میں تھے' کمرے میں آتے' چند منٹ ٹکٹکی باندھ کر اپنے اباجی کے چہرے کو دیکھتے رہتے' اور پھر باہر چلے جاتے' پھر آتے اور پھر چلے جاتے' حفیظ بھائی جنہیں ہم سب ابو صاحب کہتے ہیں پائینتی کی طرف بیٹھے ہوئے یا سلام یا سلام کا ورد کر رہے تھے' حسان بھائی اپنے درد و کرب کو مناجات مقبول کی دعاؤں میں چھپانے کی کوشش کر رہے تھے۔ عارف بھائی یعنی (مولانا عارف سنبھلی صاحب) قرآن کی تلاوت میں غرق تھے۔ مگر گریہ پر قابو پانا ان کے لئے مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ زکریا بھائی (مولانا محمد زکریا سنبھلی صاحب) سر جھکائے' اور صبر و تسلیم کا پیکر بنے ہوئے ذکر و دعا میں محو تھے.........

دونوں بہنوں محترمہ امۃ الرحمان کوثر صاحب اور محترمہ حمیرا تسنیم صاحبہ کا جو حال تھا! اسے تو لفظوں میں بیان کرنا ہی مشکل ہے۔ دونوں اپنے دل تھامے ہوئے اپنے "ابا" کو جدا ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھیں......... سرہانے ایک طرف مولوی عبدالمومن تھے اور ایک طرف یہ ناقدر اور کم نصیب! سورۃ یاسین کا ورد جاری تھا' ایک ایک کر کے سب لوگ منہ میں زمزم کے قطرے ٹپکا رہے تھے۔ سنبھل سے آئے ہوئے عزیز بھائی عمر بھائی' زبیر بھائی اپنے کو اور پورے خاندان کو اس شفیق ترین سایہ سے محروم ہوتے ہوئے دیکھ کر بیتاب ہوئے جا رہے تھے عمر بھائی کے جواں عمر و جواں ہمت فرزند مسلم کا حال بھی عجیب تھا۔ بیخودی کے عالم میں شاید کئی گھنٹے لگاتار سرہانے پلنگ پکڑے کھڑا اپنے دادا کو رخصت ہوتے ہوئے دیکھتا رہا......... ہارون میاں (حفیظ بھائی کے چھوٹے فرزند) جنہوں نے اس بیماری میں اپنے دادا کی خوب خدمت کی' کی آنکھیں مینہ برسا رہی تھیں' تینوں نواسے احمد الیاس' محمد ابراہیم اور محمد اویس اور میرا بچہ بلال جس نے اس سال رمضان مبارک میں اپنے دادا ابا جی کے ساتھ تراویح پڑھنے کی سعادت حاصل کی' یہ سب چپ چاپ ایک طرف کھڑے اپنے معصوم آنسوؤں کا نذرانہ اپنے جدامجد کے حضور پیش کر رہے تھے......... مولوی ارشاد جس ہستی کے قدموں میں اپنی ہستی کو مٹائے ہوئے تھے' اب اسے رخصت ہوتے ہوئے دیکھ کر بیخود ہوئے جا رہے تھے۔

کمرے کے باہر ایک ہجوم تھا جو نرسنگ ہوم کی راہداری اور اس کے لان میں دم بخود اور دست بدعا کھڑا تھا' جن میں ایک سے ایک بڑھ کر حضرت والد ماجد کے شیدائی تھے......... خاص طور پر ذکر کے لائق ہیں وہ ہم نام نوجوان جو ابھی کچھ دن پہلے توفیق خداوندی سے راہ یاب ہوئے اور جنہیں حضرت والد ماجدؒ نے زندگی بھر کے معمول کے' خاص کو آخری ۱۰-۱۵ سالوں کے معمول کے بالکل برخلاف' پہلی ہی گزارش پر بیعت فرمایا تھا' اور جن کو دیکھ کر کچھ ایسے خوابوں کی تعبیر سمجھ میں آنے لگتی ہے جن میں دکھایا گیا تھا کہ حفاظت دین کی جدوجہد سے بھرپور زندگی شرف قبولیت پائی' اور اب حضرت حق جل مجدہ کا فیصلہ ہے کہ اشاعت دین کا کام بھی انہیں سے لیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

نیز قابل ذکر ہیں ہارون بھائی' قطب الدین ملا' رفیق بھائی' حافظ شبیر صاحب' حافظ عبدالرؤف صاحب' بھائی شفیق اور ان کے پورے گھر والے' بھائی عزیز مرزا صاحب' مولوی ضیاء الرحمان صاحب' بھائی عبدالرشید صاحب' بھائی عبدالجبار صاحب' اور وہ محمد شعیب ثانی دیوانہ جس کی دیوانگی عجب پراسرار رنگ لئے ہوئے ہے......... ابھی تک سانس جاری تھی زبان یاد الٰہی سے تراوٹ حاصل کر رہی تھی' ڈاکٹر غوث احمد قریشی صاحب' بار بار آتے' نبض ٹٹولتے' آلہ لگا کر دیکھتے' بلڈ پریشر جانچتے' جیسے امید کی کوئی کرن ڈھونڈ رہے ہوں' اپنے عملہ کو کچھ ہدایتیں دیتے' ہم لوگ سوالیہ نگاہوں سے

ان کی طرف دیکھنے لگتے' مگروہ سرجھکائے ہوئے اپنے کمرے میں چلے جاتے...... بالاخر وقت موعود آگیا اور ۱۰ بجکر ۳۴ منٹ ہوئے تھے' تب ایک گہری سانس آئی' اور بس! تلقین و تہلیل کی گونج میں اس طرح روح نے جسم کا ساتھ چھوڑ کر عالم قدس کی راہ لی کہ کمرے کے اندر موجود لوگ بھی چند سیکنڈ کے بعد ہی سمجھ پائے کہ وقعت الواقعہ۔ واقعہ پیش آچکا ہے......

اللھم اغفرلہ وارحمہ وارض عنہ وادخلہ الجنۃ ونجہ من النار

اس وقت کے دو خاص مشاہدے ہیں' ایک تو ہم سب نے دیکھا' یعنی یہ کہ ایک دم سے چہرہ کھل اٹھا اور پھر ہر آن چہرے پر رونق بڑھتی ہی چلی گئی' جمال برستا ہی چلا گیا۔

دوسرا مشاہدہ وہ ہے جو حسان بھائی کو ہوا' ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے صاف طور پر دیکھا کہ تین مرتبہ ہونٹ اس طرح کھلے جیسے کوئی مشروب پی رہے ہوں۔ اور تیسرے گھونٹ کے بعد ہی روح پرواز کرگئی۔ (واللہ اعلم)

سفر آخرت کی کچھ تفصیل:

اب مسئلہ تھا سفر کی اگلی منزلوں کا' لوگوں کا اصرار تھا کہ جسد خاکی کو نرسنگ ہوم سے گھر کندھوں ہی پر لایا جائے' مگر تھوڑی دیر پہلے..... بالکل اچانک...... تیز ٹھنڈی ہوا کے ساتھ بارش ہوئی تھی' بوندا باندی اب بھی ہو رہی تھی' لہٰذا ڈاکٹر قریشی صاحب کی رائے کے مطابق انہی کی ایمبولینس سے یہ راستہ طے ہوا' نماز عشاء سے فارغ ہو کر ضروری انتظامات کی ترتیب طے ہوئی...... سب کو یاد تھا کہ یہ انتظام اس ہستی کی تجہیز و تکفین کے سلسلے میں ہونے ہیں' جس کی سخت تاکید تھی کہ اس سلسلہ میں ہرگز تاخیر نہ کی جائے۔

رات بھر گھر پہ بہت بڑی تعداد میں لوگ تھے' مرد بھی اور خواتین بھی' مگر یہ اللہ کا خاص فضل تھا کہ ماحول پر سکینت چھائی ہوئی تھی' کسی کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور کسی کے ہاتھ میں قرآن مجید' صبح ۸ بجے غسل شروع ہوا' حضرت والد ماجدؒ کی وصیت کے مطابق جناب حافظ محمد اقبال صاحب نے غسل دیا' جو رات میں دو بجے گونڈہ سے لکھنؤ پہنچ گئے تھے۔ ساتھ میں بھائی صاحب' حسان بھائی' زبیر بھائی' مولوی عبدالمومن اور راقم الحروف وغیرہ' شریک رہے.........

ساڑھے آٹھ بجے گھر سے جنازہ نکلا' سینکڑوں لوگ گھر کے باہر منتظر تھے' تقریباً" سوا نو بجے دارالعلوم ندوۃ العلماء پہنچے' جس کے وسیع میدان میں نماز جنازہ ہوئی تھی۔

یہ بات اوپر ذکر میں نہیں آسکی تھی کہ حضرت والد ماجدؒ کے وصال کے وقت جناب مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء نرسنگ ہوم میں ہی تھے' اور وہیں انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ نماز جنازہ دارالعلوم میں ہو......... ندوے کے پھاٹک کے اندر جنازہ داخل ہوا تو ہم لوگوں نے دیکھا کہ وہیں گیٹ کے پاس حضرت مولانا علی میاں مدظلہ ایک کرسی پر منتظر بیٹھے ہیں' شدید رنج و غم چہرے سے بالکل ظاہر' چھڑی کے سہارے کھڑے ہوئے' نہ زبردست ہجوم کی پرواہ اور نہ اپنے انتہائی ضعف و نقاہت کا خیال' بے ساختہ جنازے کو کندھا دینے کے لئے ہاتھ بڑھادیئے' اور گلوگیر آواز میں فرمایا:

"اللہ! اللہ! ہم جنازے کے ساتھ چلیں گے' میں نے بمشکل اپنے کو قابو میں رکھ کر عرض کیا کہ حضرت فاصلہ کافی ہے' آپ وہیل چیئر (پہیوں والی کرسی) پر چلیں۔ کہنے لگے نہیں' ہم ساتھ ہی چلیں گے' اتنے میں حمزہ بھائی (مولانا سید محمد حمزہ حسنی) کی آواز آئی! سجادا! چھوٹے ابا کو چہرہ دکھا دو! اور میں نے دیکھا کہ یہ سن کر حضرت مولانا نے بھی میری طرف ایک خاص انداز سے دیکھا' میں ایک لمحہ کو یہ سوچ کر کانپ گیا کہ اتنا زبردست ہجوم ہے' اگر یہاں بیچ راستے میں جنازہ کو روک کر ہم نے چہرہ کھولا تو پھر مجمع کو کیسے قابو میں کیا جائے گا' مگر پھر جب ان دونوں بزرگوں کی زندگی بھر کی رفاقت یاد آئی تو ہر پہلو نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ میں نے نام خدا جنازہ کو روکا' اور چیخ کر لوگوں سے گزارش کی کہ آپ حضرات اپنی اپنی جگہ رکے رہیں' نوجوانوں سے اور طلبہ سے کہا کہ جنازہ کو حصار میں لے لو! چہرہ کھولا' حضرت مولانا نے ایک آخری نظر اپنے "رفیق محترم" پر ڈالی' اور بس فوراً" چہرہ ڈھک کر ہم نے جنازہ کو پھر کندھوں پر اٹھالیا ـــــ دارالعلوم کے میدان میں پہنچے تو دیکھا کہ ہزارہا انسانوں کا ایک زبردست مجمع کھڑا ہے۔ مائک لگا ہوا ہے' نماز پڑھانے کے لئے حضرت والد ماجدؒ کی وصیت کے مطابق حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب (مدظلہ) آگے بڑھے' نماز ہوئی' اور جلوس قبرستان کی طرف روانہ ہوا............ ہجوم کا یہ عالم تھا کہ اللہ! اللہ! اس سے اندازہ کیجئے کہ تقریباً" ایک کلومیٹر تک تو میں خود جنازہ کے قریب نہیں پہنچ سکا' حد نظر تک سرہی سر دکھائی پڑ رہے تھے' لکھنؤ کی سڑکوں سے واقف لوگ اس سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ ندوے کے پھاٹک کے سامنے دریائے گومتی کے کنارے جو باندھ بنا ہوا ہے' اس پر چڑھ کر دیکھنے سے نظر آیا کہ جلوس کا اگلا حصہ ڈالی گنج پل پار کرکے داہنی جانب مڑ چکا تھا اور پچھلا حصہ ابھی ندوے کے پھاٹک کے اندر ہی تھا' (یہ قریباً" ایک کلومیٹر کی مسافت ہوئی)......... ندوے سے قبرستان تک کا فاصلہ ۷ کلومیٹر سے کچھ زیادہ ہی رہا ہوگا' پورے راستے مجمع میں اضافہ ہی ہوتا گیا' ٹریفک پولیس کے افسران نے پورے راستے کی ایک

طرف کی ٹریفک بالکل بند کررکھی تھی' سخت گرمی کا موسم تھا' جگہ جگہ لوگوں نے اپنے طور پر سبلیں لگا رکھی تھیں...... لمبے لمبے لوہے کے مضبوط راڈ کندھا دینے والوں کی آسانی کے لئے باندھ دیئے گئے تھے پھر بھی یہ عالم تھا کہ ہزاروں لوگ ایسے رہے ہوں گے جو کندھا دینے کی حسرت ہی لئے رہ گئے ہوں گے' دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ یااللہ! یہ کیسا والہانہ تعلق ہے کہ ضعیف سے ضعیف لوگ بھی اور معصوم بچے بھی اتنی لمبی مسافت دیوانہ وار طے کررہے ہیں' راستے بھر لوگ کلمہ طیبہ پڑھتے رہے۔ قل ھو اللہ احد پڑھتے رہے دعائے مغفرت کرتے رہے۔

پونے دو گھنٹے میں یہ فاصلہ طے ہوا' قبرستان پہنچے تو دیکھا کہ ہزاروں لوگ وہاں منتظر کھڑے ہیں' ان میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو لکھنؤ کے رواج کے مطابق اس توقع پر سیدھے وہاں پہنچے تھے کہ "دوسری نماز جنازہ" یہاں ہوگی' ہم یہیں پڑھ لیں گے...... مگر جب ایسا نہیں ہوا تو ان لوگوں کو بڑی مایوسی ہوئی۔

مجمع کی صحیح تعداد تو اللہ ہی بہتر جانے' ہم لوگوں کو تو ان چیزوں کا ہوش تھا نہیں' ضلع انتظامیہ کے اور پولیس کے اعلیٰ افسران (جو اس دن کے بندوبست کے لئے ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں) اگلے دن جب بغرض تعزیت گھر آئے تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے ذرائع کے مطابق تدفین میں شریک ہونے والے مجمع کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہی تھی۔

۱۱ بج کر ۲۰ منٹ پر جنازہ اپنی آخری آرام گاہ کے قریب پہنچا' وہاں پہلے سے قبر کو چاروں طرف سے سینکڑوں لوگوں نے اپنے مضبوط حصار میں لے رکھا تھا...... راقم اور مولوی عبدالمومن قبر میں اترے اور چشم زدن میں ہمارے عمرادو بھائی' خالد بھائی' راشد بھائی' زبیر بھائی' عمر بھائی' اور حبیب وغیرہ نے جسد خاکی کو ہم دونوں کو تھمایا' اور ہم دونوں نے لرزتے ہاتھوں سے انہیں ان کی لحد میں لٹایا...... ہم دونوں باہر نکلے اور آنا" فانا" راشد بھائی نے پٹرے لگا کر قبر بند کی' اس پورے عمل میں مشکل سے ۵-۷ منٹ لگے ہوں گے...... عجیب مشاہدہ یہ ہوا کہ ہزارہا لوگ جو ابھی تھوڑی دیر پہلے کندھا دینے کی کوشش میں بے ضبط و بے نظم ہوئے جارہے تھے' اتنی دیر تک بالکل ساکت وصامت کھڑے رہے' قبر جب بند ہوگئی اور غالباً" سب سے پہلے بھائی صاحب مدظلہ' نے منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخری" پڑھتے ہوئے مٹی دی' تب لوگ مٹی دینے کے لئے آگے بڑھے۔

یہاں تک کا حال تو راقم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا' اس لئے بیان کردیا' آگے کیا ہوا؟ مجھے اس کا علم نہیں' کیونکہ یہاں تک تو دل پاسبان عقل کی نگرانی میں رہا' مگر اس کے بعد پھر تنہا ہوگیا' اور جب دل تنہا ہوجاتا ہے تو کچھ ہوش نہیں رہتا......

قدرت کا ایک اور عجیب و غریب کرشمہ:

یہ پورا سفر جس طرح طے ہوا' اس کے ایک ایک قدم پر اللہ کی تکوینی قدرت کے انتظامات کے عجیب و غریب کرشمے دکھائی دیتے رہے' انہی میں سے ایک یہ کہ حضرت والد ماجد" کی تدفین ہماری والدہ ماجدہ کی قبر کے بالکل ہی پڑوس میں ہوئی...... ۱۹۷۰ء میں ہماری والدہ کا انتقال ہوا تھا' کوئی جگہ ان کی قبر کے قریب رکوائی نہیں گئی تھی' مگر حسان بھائی جب رات ۱۲ بجے حضرت والد ماجد" کی قبر کی جگہ کے انتخاب کے لئے قبرستان گئے تو وہ منتظمین کو والدہ ماجدہ کی قبر پر لے گئے' اور خواہش ظاہر کی کہ اگر یہیں کہیں قرب و جوار میں جگہ خالی ہو تو بہتر ہے۔ منتظمین کو اس بابت پر امید نہیں تھے' مگر حسان بھائی کے اصرار پر ان کے ساتھ گئے اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی قبر سے بالکل متصل ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔

اے اللہ! تو کیسا کارساز ہے؟ ۲۷ سال کی لمبی مدت کے بعد اپنے بندے اور بندی کے ساتھ ایسے لطف و کرم کا معاملہ! سبحان تیری قدرت! "ربنا انک جامع الناس" کی ایک نئی تفسیر سامنے آئی' اب ہم لوگ جب وہاں حاضر ہوتے ہیں تو بے ساختہ رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا والی قرآنی دعا زبان پر جاری ہوجاتی ہے۔

کلمات شکر:

ہمیں ہمارے اور ساری انسانیت کے رہبر حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ایک دوسرے کا احسان مند و شکر گزار ہونے کی تاکید ان طاقتور لفظوں میں کی ہے کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (جو انسانوں کا احسان مند و شکر گزار نہیں ہوگا' وہ اللہ کا بھی احسان مند و شکر گزار نہیں ہو پائے گا)۔ پس اسی پیغمبرانہ ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ان تمام لوگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کریں جنہوں نے دوران علالت' خدمت کی' یا عیادت و مزاج پرسی کی' اس سلسلہ میں خاص طور پر شکریہ کے مستحق ڈاکٹر غوث احمد قریشی و ڈاکٹر عرفان احمد قریشی اور ان کے نرسنگ ہوم کا پورا عملہ ہے' جنہوں نے سچی بات یہ ہے کہ علاج و معالجہ و خدمت کے سلسلے میں رتی برابر حسرت ہم لوگوں کے دل میں باقی نہیں رکھی' آخر سانس تک بھرپور جدوجہد کرتے رہے...... پھر وہ سب لوگ جنہوں نے کسی نہ کسی طرح آخر سفر کے انتظامات میں حصہ لیا۔ ضلع انتظامیہ اور پولیس

کے افسران بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں' اخبارات' ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ ذرائع ابلاغ کے ذمہ داران بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اگلے ہی دن اور پھر مسلسل کئی دن تک رپورٹنگ کرکے اس المناک حادثہ کی اطلاع دنیا کے چپے چپے تک پہنچادی۔ بی بی سی لندن کے لکھنؤ کے نمائندے نے خصوصی دلچسپی لی' اور انتقال کے صرف دو گھنٹے کے بعد ہندی و اردو سروس سے خبر نشر کرادی' جس سے پوری دنیا میں یہ خبر پھیل گئی۔ لکھنؤ کے بیشتر بازار اس دن بند کردیئے گئے' تعلیمی ادارے' کالج' یہاں تک کہ بعض کرسچن ادارے مثلاً" لورٹو کانونٹ بھی اس دن بند رہے' دارالعلوم ندوۃ العلماء میں نماز جنازہ کے لئے جو انتظامات کئے گئے تھے وہ بھی بہت ہی قابل تحسین ہیں۔

وہ ہزاروں لوگ جو سخت گرمی کے موسم میں گھر سے ندوے اور پھر ندوے سے قبرستان تک کے طویل راستے میں بڑے والہانہ جذبے سے جنازہ کو لے کر چلے۔ جس نے سچی بات یہ ہے کہ عام شہریوں کو بھی بہت متاثر کیا۔ ان کا تو شکر ہم سب پر خاص طور پر واجب ہے۔ اللہ ہی ان کو اس نیکی کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

پھر ایک بہت طویل فہرست تعزیت کے لئے آنے والوں کی ہے' اور ٹیلی فون' تار' فیکس اور خطوط کے ذریعہ تعزیت کرنے والوں کی ہے۔ ان سب تک بھی خدا کرے ہمارے جذبات تشکر پہنچ جائیں......... آخر میں یہ راقم انہی محبتوں کی یاد دلاکر سب ہی اہل محبت کی خدمت میں حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کی ہی ایک گزارش یا وصیت سب بھائیوں' بہنوں اور اہل خاندان کی التجا اس کے ساتھ جوڑ کر پہنچاتا ہے۔

انہوں نے ۷۶ء کی اپنی ایک سخت علالت کے بعد اپنی ایک وصیت میں جو اپریل' مئی اور جون ۷۷ء کے الفرقان کے مشترک شمارے میں (جو "وفیات" نمبر کے طور پر شائع ہوا تھا) انہوں نے شائع بھی کردی تھی' لکھا تھا:

دعائے مغفرت کی التجا:
عزیزوں' دوستوں اور سب مسلمان بھائیوں سے جن تک میری بات پہنچ سکے' آخری گزارش اور التجا یہ ہے کہ دعائے مغفرت کا مجھے انتہائی درجہ میں حاجت مند سمجھ کر جب بھی توفیق ہو' میرے لئے مغفرت و رحمت کی دعا کریں۔ انشاء اللہ اس کے صلہ میں آپ کے لئے اللہ کے مقرب فرشتے مغفرت و رحمت کی دعا کریں گے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ کوئی دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور اسی کے ساتھ کہتے ہیں ولک مثل ذلک یعنی تجھے اللہ تعالیٰ وہ عطا فرمائے جو تو اپنی مومن بھائی کے لئے مانگ رہا ہے۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین وسلام علی المرسلین

محمد منظور نعمانی عفااللہ عنہ

(جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ ۱۲ مئی ۱۹۷۷ء)

منکر ختم نبوۃ......... منکر قرآن ہے

جامی بی اے (علیگ)

ہر مسلماں کا یہی مسلک' یہی ایمان ہے
منکر ختم نبوۃ' منکر قرآن ہے

درحقیقت دور حاضر کا ہر اک جھوٹا نبی
شکل انسانی میں جیتا جاگتا شیطان ہے

لا نبی بعدی خود فرما گئے ختم رسولؐ
جن کا ہر قول مبیں اللہ کا فرمان ہے

کاذب و زندیق کا حاصل ہوا جس کو لقب
چیلا کذاب یمامہ کا وہ بے ایمان ہے

موت پاخانے میں پائی' حشر دوزخ میں ہوا
عہد نو کے مہدی موعود کی کیا شان ہے

پھر کوئی ابوبکرؓ اور فاروقؓ پیدا ہو یہاں
مرتدوں کی زد میں یارب ارض پاکستان ہے

رابطے ہیں ان کے بھارت اور اسرائیل سے
چشم گردوں ان کی چالیں دیکھ کر حیران ہے

پیشوا ابلیس ہے' ہر شر ان کا راہبر
اور امام وقت ان کا ہر کلنٹن خان ہے

جان ہو قربان ناموس رسالت کے لئے
دل میں جامی کے ہمیشہ سے یہی ارمان ہے

بابو شفقت قریشی سہام

اصل سرمایۂ حیات ـــ حبِ رسول ﷺ

صلیبی جنگوں میں مسلسل شکست کھانے کے بعد متعصب عیسائیوں نے آنحضرت ﷺ کے جسم اطہر کو روضہ اطہر سے نکالنے کی ناپاک جسارت کی‘ دو شیطان صفت عیسائیوں نے مسلمانوں کے بھیس میں مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ سلطان نورالدین زنگی کو خواب میں حضور اکرم ﷺ نے تین بار فرمایا کہ "اے نور الدین! مجھے یہ دو کتے تنگ کر رہے ہیں‘ اور تو بے خبر سو رہا ہے" "ان دونوں سے میری حفاظت کر‘ بالآخر تاریخ کے خوش بخت انسان نے دونوں شیطان صفت عیسائیوں کے تعفن سے زمین پاک کر کے روضہ اطہر کے گرد سیسہ پلائی دیوار تعمیر کرا دی

دوسری صلیبی جنگ میں عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔ اس وقت بغداد کی مرکزی حکومت بے حد کمزور ہو چکی تھی اور سلجوقی حکمران خانہ جنگیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائیوں کا شام و فلسطین کے بیشتر علاقوں پر تسلط قائم ہو گیا اور مسلمان چند محدود علاقوں میں سمٹ کر رہ گئے تھے۔ ایسے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد اور انہیں عیسائیوں سے نجات دلانے کے لئے اسلام کے سچے شیدائی اور نبی پاکؐ کے سچے عاشق کو پسند فرمایا جس کا نام نورالدین زنگی اور والد کا نام عمادالدین زنگی تھا۔ باپ کی وفات کے بعد حلب کا علاقہ ان کے حصے میں آیا۔ نورالدین ایک باتدبیر اور اولوالعزم فرمانروا تھے۔ انہوں نے چھٹی صدی ہجری میں عیسائیوں کے ساتھ جنگوں میں اپنی شجاعت اور بہادری کا ان سے لوہا منوایا۔ صلیبی جنگوں میں ایک طرف یورپ کی تمام بے پناہ تربیت یافتہ جدید جنگی ساز و سامان سے لیس افواج تھیں اور دوسری طرف ایک ایسا مرد حق تھا جو جذبہ جہاد سے سرشار صرف چند مجاہدین کے ساتھ ان کے مقابلے میں ڈٹ گیا۔ اور کفر کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے میں کامیاب ہو گیا سلطان نورالدین زنگی نے نہ صرف دمشق کا محاصرہ ان سے ختم کرا دیا بلکہ انہیں فلسطین کی طرف بھاگنے پر مجبور بھی کر دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سلطان نے انطاکیہ کے بہت سے علاقے عیسائیوں سے چھین لئے۔ مسلمانوں کی ان کامیابیوں نے عیسائیوں کو اس قدر خوفزدہ کر دیا کہ انہوں نے گھبرا کر یورپ سے مزید جنگی امداد مانگی۔ اس دوران سینٹ برنارڈ نے عیسائیوں کو مذہبی جوش دلایا جس کے نتیجے میں جرمن کا بادشاہ کونراد سوم اور فرانس کا بادشاہ لوئی ہفتم بھاری افواج لے کر اپنے ہم مذہبوں کی مدد کے لئے پہنچے۔ لیکن سلطان نورالدین زنگی اور سلجوقیوں نے مل کر ان کو ہر محاذ پر شکست دی اور ان کی فوجی قوت کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ مسلمانوں کے ہاتھوں پے در پے شکست کے بعد عیسائیوں نے سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعے مسلمان کو کمزور کرنے کا فیصلہ کیا۔ عیسائیوں کی اعلیٰ سطح کی ایک خفیہ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر حضور اکرمؐ کا وجود پاک چرا کر مدینہ منورہ سے غائب کر دیا جائے تو مسلمان کے حوصلے پست ہو جائیں گے اور وہ اس صدمہ کے باعث جذبہ سے نہ لڑ سکیں گے۔ چنانچہ عیسائی دنیا کے دو اشخاص کو جن کا شمار مسلمانوں کے بدترین دشمنوں میں ہوتا تھا منتخب کیا گیا اور کام کی نوعیت کے اعتبار سے انہیں خصوصی ٹریننگ دی گئی اور مشن میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد انہیں بھاری انعام و اکرام دینے کا وعدہ کیا گیا۔ اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو اپنے اعتماد میں لینے کے لئے انہیں بھاری رقم ساتھ دی گئی۔

دونوں عیسائی مسلمانوں کا بھیس بدل کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور پہنچتے ہی مسکینوں‘ یتیموں اور بیواؤں میں صدقات اور خیرات تقسیم کرنا شروع کر دی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں کے دلوں میں گھر کر لیا اور ان کو اعتماد میں لے لیا۔ وہ دونوں متقی‘ پرہیزگار‘ تارک الدنیا اور گوشہ نشین مشہور تھے۔ انہوں نے روضہ اطہر کے قریب ایک مکان کرایہ پر حاصل کر لیا‘ اور ان دونوں شیطان صفت عیسائیوں نے سرکار دو جہاںؐ کے وجود اقدس کو لحد مبارک سے چرا کر لے جانے کے لئے اپنے ناپاک عزائم کی ابتداء اپنے مکان سے ایک سرنگ کھودنے سے کی۔ جب لوگ

سوجاتے تو رات کو سرنگ کی کھدائی شروع کردیتے اور راتوں رات مٹی مشکوں میں ڈال کر جنت البقیع کے قبرستان میں پھینک آتے تھے۔ ان ہی مشکوں سے لوگوں کو پانی بھی پلایا کرتے تھے۔ جوں جوں سرنگ کی کھدائی لحد مبارک کے قریب پہنچتی گئی انہوں نے اہل مدینہ پر ریاضت' عبادت' زہد و تقویٰ' پارسائی کے لبادے میں صدقہ و خیرات کی بارش تیز کردی' کسی کو گمان بھی نہ ہونے دیا کہ ان کے زہد و تقویٰ کے پس پشت شیطان اپنی پوری قوت سے کام کررہا ہے۔ شب بیدار' تہجد گزار اور عادل سلطان نورالدین زنگی ۵۵۷ ہجری مطابق ۱۱۶۲ء کی ایک رات تہجد سے فارغ ہوکر سوگئے اور سرکار دو جہاںؐ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے۔ خواب میں آپؐ نے نیل گوں آنکھوں والے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "اے نورالدین! مجھے یہ دو کتے تنگ کررہے ہیں اور تو بے خبر سو رہا ہے ان دونوں سے میری حفاظت کر" سلطان نورالدین زنگی کی آنکھ کھلی اور گھبراہٹ کے عالم میں وضو کیا اور نوافل کی ادائیگی میں مشغول ہوگئے' دوسری بار آنکھ لگی تو خواب میں حضور پاکؐ نے پھروہی حکم فرمایا۔ گھبراہٹ میں آنکھ کھلی وضو کیا نوافل ادا کرنے کے بعد جب آنکھ لگ گئی تو تیسری بار پھر وہی خواب دیکھا۔ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اب نیند کی کوئی گنجائش نہیں رہی مجھے فوراً" مدینہ پہنچنا چاہئے میری وہاں ضرورت ہے۔ نیک سیرت وزیر جمال الدین سے خواب بیان کیا تو انہوں نے بھی بلا تاخیر مدینہ منورہ روانہ ہونے کا مشورہ دیا' اور یہ بھی مشورہ دیا کہ اس خواب کا تذکرہ کسی اور سے نہ کیا جائے۔ چنانچہ تیز رو سواریوں پر بہت سامان و متاع ساتھ لے کر سلطان دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرتے ہوئے سولہ دن کی مسافت کے بعد بلا اطلاع مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

سلطان نورالدین زنگی مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کرنے کے بعد حضور پاکؐ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کیا اور حاکم شہر کو پورا ماجرا سنایا' آخر کار طے پایا کہ تمام اہل مدینہ کو ایک دعوت میں مدعو کیا جائے اور ان میں سلطان خود تحائف وغیرہ تقسیم کریں۔ اس تقریب میں وہ دونوں صورتیں سلطان کو نظر نہ آئیں جو ان کو خواب میں دکھائی گئی تھیں۔ سلطان کے حاکم شہر سے متفکر اور متردد ہوکر پوچھا کہ کیا مدینہ کے تمام لوگ شریک ہوئے ہیں یا کوئی رہ گیا ہے' سلطان کو بتایا گیا کہ صرف دو اشخاص جو بے حد متقی پرہیزگار' تارک الدنیا اور گوشہ نشین ہیں کے سواء باقی تمام لوگ آئے ہیں۔ جب انہیں بھی بلانے کا حکم سلطان نے دیا تو حاکم شہر نے کہا ان کو نہ تو صدقہ خیرات کی ضرورت ہے اور نہ تحائف کی وہ تو خود غریبوں' مسکینوں کو مالی امداد دیتے رہتے ہیں۔ جب سلطان نے ان کو ادب و تکریم سے لانے کا حکم دیا تو لوگوں نے ان کی فیاضی اور پارسائی کی بہت تعریفیں کیں۔ جب وہ سامنے آئے تو سلطان نے کہا خدا کی قسم مجھے خواب میں یہی دو شکلیں دکھائی گئی تھیں۔ سلطان نے نہایت ادب و احترام سے ان سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو اور یہاں کیسے آئے ہو انہوں نے کہا کہ ہم مغربی لوگ ہیں حج کے لئے مکہ معظمہ آئے تھے اور جب مدینہ منورہ میں حضور اکرمؐ کے روضہ اطہر کی زیارت کے لئے آئے تو حضورؐ کا پڑوسی بننے کی تمنا نے یہیں کا کردیا۔ سلطان نے ان کی قیام گاہ پر جانے کی خواہش کی اور باوجود پہچان لینے کے اس کا اظہار نہ کیا۔ کیونکہ بغیر ثبوت کے کوئی کارروائی کرنا مناسب نہ سمجھا' دونوں کی قیام گاہ پر جاکر پورے گھر میں نگاہ دوڑائی لیکن کچھ چیز بھی مشکوک نظر نہ آئی جس سے خواب کی تعبیر پایہ تکمیل کو پہنچ سکتی۔ اس دوران سلطان کی پریشانی اور فکر میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ادھر مدینہ کے لوگ ان مشتبہ افراد کی سفارش کے لئے جمع ہونا شروع ہوگئے اور کہا کہ وہ لوگ بے گناہ ہیں اس لئے کہ وہ دن رات عبادت و ریاضت اور صدقہ و خیرات میں مشغول رہتے ہیں بھلا وہ کوئی غلط کام کیسے کرسکتے ہیں۔ وہ دن کو روزہ رکھتے ہیں' نماز باجماعت ادا کرتے ہیں' ریاض الجنۃ میں عبادت کرتے ہیں' جنت البقیع میں جاتے اور مسجد قباء کی زیارت کے لئے ہر شنبہ کو پابندی سے جاتے ہیں' ان کی فیاضی کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔ مدینہ میں خوراک کی کمی ہوئی تو انہوں نے دل کھول کر مدد کی۔ بے حد ہمدرد اور غمگسار اشخاص ہیں۔ اہل مدینہ کی یہ باتیں سن کر سلطان اور بھی فکر مند اور پریشان ہوگیا' ایک طرف حضورؐ کا خواب کے اندر ان کی شکلیں دکھلانا' ان سے جسد مبارک کو محفوظ کرنے کا حکم کرنا اور دوسری طرف لوگوں کی تعریفوں نے سلطان کو عجیب و غریب کشمکش میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس دوران سلطان نے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہی اور عرض کیا یا اللہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا کروں تو ہی میری مدد اور رہنمائی فرما۔ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچ گئی۔ سلطان کو اچانک خیال آیا کہ آگے بڑھ کر وہ جگہ دیکھی جائے جہاں ان شیطانوں نے نماز پڑھنے کے لئے مصلیٰ بچھا رکھا تھا۔ جونہی ایک بوریئے پر بچھا ہوا مصلیٰ اٹھایا گیا تو نیچے ایک لکڑی کا تختہ نمودار ہوا' جب اسے ہٹایا گیا تو اس کے نیچے ایک سرنگ نظر آئی جو حجرہ شریف کی طرف کافی دور تک کھود چکے تھے۔ صرف ایک دو دن کا کام باقی رہ گیا تھا۔

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سلطان سرنگ کے اندر اتر گیا اور حضور پاکؐ کے قدمین شریفین تک جاکر قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ سلطان دیر تک اللہ اور اس کے رسولؐ کے اس انعام پر آنسو بہاتا تھا کہ اس کے رسولؐ نے اس سعادت کے لئے اس عاجز کو پسند فرمایا' ورنہ یہ کام تو اللہ تعالیٰ کسی غریب حبشی نژاد کو بھی سونپ کر ان مردودوں

باقی صفحہ ۲۰ پر

بازگشت

مولانا محمد اشرف کھوکھر

دین فطرت دین اسلام رسول آخرین محمد عربی ﷺ پر پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا۔ جس طرح آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں اسی طرح خاصہ کائنات محبوب کبریا ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں ملے گا۔ اس کو عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں جو اسلامی عقائد کی بنیاد ہے۔

رسول آخرین محمد عربی ﷺ کی عزت و ناموس کی پاسبانی اور عقیدہ ختم نبوت کی نگہبانی ہر مسلمان کا دینی و ملی فریضہ ہے۔ خاصہ کائنات محبوب کبریا ﷺ کی حیات طیبہ میں حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے ختم نبوت کے قزاق جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو خنجر سے موت کے گھاٹ اتارا اور بارگاہ نبوت سے "فاز فیروز" کا تمغہ حاصل کیا اور وصال نبویؐ کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے فتنہ ارتدادی کا قلع قمع کیا اور یمامہ کے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کی ذریت کو "حدیقۃ الموت" میں واصل جہنم کرکے اس کے تعفن سے زمین کو پاک کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (اپنی بے سروسامانی اور بے مائیگی کے باوصف) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس مشن کی علمبردار ہے۔ مجلس کا موضوع حضورؐ کی سنت و سیرت کی طرف اپنے مسلمان بھائیوں کو دعوت دینا' اسلامی اتحاد کی صفوں کو درست کرنا' وہ تمام لوگ جو آنحضرتؐ کی رسالت و نبوت سے وابستہ ہیں انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا' مسلمانوں میں دینی و ملی احساس بیدار کرنا اور رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے دشمنوں کا ہر موقعہ و محاذ پر تعاقب کرنا۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر صیہونی طاقتوں کی گماشتوں نے قوم کے نونہالوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا جو تحریک ختم نبوت کا پیش خیمہ ثابت ہوا جس سے حق و باطل کے درمیان امتیاز ہوا اسی نسبت سے ۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوۃ" کا آغاز ہوا اور اس طرح حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری' مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر اور شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہم کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی اور اب ہفت روزہ "ختم نبوۃ" ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء سے اپنی عمر عزیز کے سولہویں سال میں قدم رکھ چکا ہے۔ مرشدی حضرت اقدس امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ العالی اور نائب امیر مرکزیہ حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی سیادت و قیادت میں ہر قسم کے مناقشات سے الگ ہوکر صرف تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوۃ کا تحفظ کرنے والی بین الاقوامی مذہبی جماعت کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ ہفت روزہ "ختم نبوۃ" میں یوم آغاز سے تاحال کیا شائع ہوا؟ جو چھپا ہے ریکارڈ محفوظ ہو اور مولفین و مصنفین باسانی استفادہ کرسکیں۔۔۔

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو وقت کے صفحات پر
نسل نو سے اک یہی تو واسطے رہ جائیں گے

اداریے

شمارہ نمبر۱ جلد نمبر۱

۱۔ ہم بارگاہ رب العزت میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۲۔ مغربی جرمنی میں پاکستانی پناہ گزین (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۳۔ مسلح افواج کا وقار' بے حیائی کے خلاف استغاثہ

۴۔ زہد و تقویٰ کا آفتاب غروب ہوگیا (مولانا محمد زکریا کاندھلوی کی رحلت)

۵۔ غیر اسلامی نظریات کا پرچار بند کرایئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۶۔ ربوہ کا سحر ٹوٹ رہا ہے' اسلامی اصطلاحات کا استعمال بند کرایا جائے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۷۔ قادیانیوں کی صحیح تعداد معلوم کی جائے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۸۔ مسلمانوں کو ان مذبح خانوں سے بچایئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۹۔ گورنر پنجاب کا مستحسن اقدام (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۰۔ اتحاد......وقت کی اہم ترین ضرورت (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۱۔ یوم آزادی......یوم تشکر (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۲۔ قادیانیوں کی اشتعال انگیزی

(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۱۳- ناشائستہ حرکت

(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۱۴- ایک ضروری وضاحت

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۵- قادیانیوں کی دیدہ دلیری

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۶- جنوبی افریقہ میں مسلمانوں کی کامیابی

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۷- نصابی کتابوں کی اصلاح کی جائے

(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

۱۸- ایک اور مسجد ضرار

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۱۹- تاریخی حقائق (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۰- کیا یہ اشتعال انگیزی نہیں؟' ان مطالبات کو بھی پورا کیجئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۱- توہین انبیاء کفر ہے

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۲- ایک مستحسن فیصلہ

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۳- قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے' اسلامی نظام کا نفاذ کیجئے

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۴- قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے' اسلامی نظام کا نفاذ کیجئے

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۵- قادیانیوں کا ایک احمقانہ مطالبہ' غنڈہ گردی بند کی جائے

۲۶- غلط بیانی' پاکستان میں صرف اسلام کا جھنڈا ہوگا (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۷- مسلم دل آزاری کی بدترین مثال' بہت اچھا ہوتا اگر...... (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۸- خلفائے راشدین کے نظام کا نفاذ...... مگر کیسے؟ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۲۹- قادیانی شرم (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۰- ربوہ کی انتظامیہ کو مبارکباد' قادیانی کتب کی بیرون ملک برآمد کیوں؟ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۱- ۱۲ ربیع الاول اور اس کے تقاضے

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۲- ہمارا عزم (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۳- موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داری

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۴- پبلشنگ ہاؤس...... ایک اچھا اقدام

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۵- مرزا طاہر پھر بولے

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۶- ۷۳ کا آئین........ ہمارا موقف' وقت کی نزاکت کو پہچانیئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۷- مرزائیوں کو سعودی عرب جانے نہ دیا جائے' سندھ میں بھی پابندی لگائیے

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۸- تعلیمی اداروں سے مرزائی اساتذہ کو نکال باہر کیا جائے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۳۹- مرزا طاہر اب کراچی میں' محمد اسلم قریشی کہاں ہیں؟ (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۴۰- اسرائیل کی تازہ دھمکی؟

(عبدالرحمان یعقوب باوا)

۴۱- حکومت قادیانیوں کے بیانات کا نوٹس لے' قادیانی رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کیجئے (عبدالرحمان یعقوب باوا)

۴۲- آخر اتنی بے حسی کیوں؟ (مولانا سعید احمد)

۴۳- عابد زبیری...... ہوش کے ناخن لے

۴۴- شرعی عدالتوں کی توہین

۴۵- ہدایات الٰہیہ سے منہ موڑ کر انسان اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے (مولانا سعید احمد)

۴۶- مرزائیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے (مولانا سعید احمد)

۴۷- جاء الحق و زھق الباطل (مولانا سعید احمد)

۴۸- قادیانیت کا سدباب کیا جائے

(مولانا سعید احمد)

۴۹- مرد و زن کا اختلاط (مولانا سعید احمد) ○

بقیہ: حبِ رسولؐ

کو ٹھکانے لگوا سکتا تھا چہ جائیکہ ایک سلطان سے یہ کام لیا جاتا۔ جب عیسائیوں کی وہ سازش اللہ تعالیٰ نے بے نقاب کردی اور وہ اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب نہ ہوسکے تو آلہ کار بننے والے دونوں شیطانوں نے وہ راز افشاء کردیا جس کے پس پردہ پوری عیسائی دنیا ایک منحوس خواب دیکھ رہی تھی اس خدمت جلیلہ پر مامور کئے جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور کہا کہ تمہاری سزا تو یہ ہے کہ تمہارے جسموں کو نوچ نوچ کر ایک ایک بوٹی کروں اور چیلوں کو ڈالی جائے لیکن ہمارا دین اس کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ حجرہ شریف کے قریب ہی ان کے سر قلم کرکے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ ان دونوں کو جہنم رسید کرنے کے بعد سلطان نورالدین زنگی نے حجرہ شریف کے اردگرد شکست و ریخت سے محفوظ ایک مضبوط دیوار بنوائی جس کی بنیادیں پانی تک گہری کھود کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار سطح زمین تک، بنوادی اس پر مسجد کی چھت تک دیوار بنوائی جس میں دروازہ نہیں رکھا تاکہ قبور مقدسہ زمانہ کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہیں۔ سلطان نورالدین زنگی بلاشبہ ایک عاشق رسولؐ اور عادل حکمران تھے جن کی وفات ۵۶۹ ہجری مطابق ۱۱۹۳ء میں ہوئی۔ ان کا نام تاریخ کے اوراق میں قیامت تک سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا کیونکہ ان کا اصل سرمایہ حیات عشق رسولؐ تھا۔ ○

مولانا محمد علی صدیقی...... کوئٹہ

آخری قسط

قیامت وعلاماتِ قیامت

حلیہ دجال

دجال جوان ہوگا اور زمانہ جاہلیت کے ایک عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہ ہوگا دجال کا رنگ گندمی ہوگا بال پیچدار ہوں گے دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی ایک آنکھ کانی اور دوسری بے نور ہوگی پیشانی پر کافر (ک ف ر) لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ پڑھنا جانتا ہو یا نہیں اس کی سواری گدھا ہوگی' یاد رہے کچھ لوگ ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتے ہیں اور انگریز کو دجال اور خود اس پر سوار ہوتے ہیں اور انگریز کے قانون کو تسلیم کرتے ہیں دجال کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی اور تیزی سے پوری دنیا میں پھر جائے گا ہر طرف فساد پھیلائے گا مکہ اور مدینہ پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا مدینہ کے باہر ٹھہرے گا مدینہ میں ان دنوں تین زلزلے آئیں گے جو منافق مرد عورت جتنے بھی ہوں گے ان کو باہر پھینک دے گا منافق دجال سے مل جائیں گے غرض مدینہ بالکل منافقوں سے صاف ہوجائے گا اس لئے اس دن کو یوم نجات کہا جائے گا' جب لوگ دجال کو پریشان کریں گے تو غصہ کی حالت میں واپس ہوگا۔

فتنہ دجال

فتنہ دجال اتنا سخت ہوگا کہ تاریخ انسانی میں اس سے بڑا فتنہ کبھی نہ ہوا ہوگا اس لئے تو تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنے امتیوں کو قیامت سے خبردار کیا مگر جتنی تفصیلات نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی ہیں اتنی کسی نبی نے نہیں بتائیں اس لئے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں دجال پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر خدائی کا اور اس کے ساتھ لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک بہت بڑا ذخیرہ غذا کا ہوگا اور زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا وہ اس کے تابع ہوکر چلیں گے مادر زاد اندھے کو اور برص والے مریض کو اس کے ہاتھ سے تندرستی ہوجائے گی یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوگی۔ ایک دیہاتی کو کہے گا کہ میں تیرے ماں باپ کو زندہ کرتا ہوں تو مجھے رب مان لے گا وہ دیہاتی وعدہ کرے گا دو شیاطین اس دیہاتی کے سامنے آئیں گے جو اس کے باپ اور ماں کی زبان میں بات کریں گے اور کہیں گے کہ تو اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے دجال کے ساتھ شیاطین کا ایک گروہ ہوگا اور دجال کے ساتھ دو فرشتے بھی ہوں گے جو اس کی تکذیب کریں گے۔ اس طرح لوگوں کی آزمائش کے لئے سننے میں تصدیق معلوم ہوگی جو شخص دجال کو مانے گا تو اس کے تمام نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے اور جو اس کی تکذیب کرے گا اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے مومنین کے لئے ایک آزمائش یہ ہوگی کہ اس کے کہنے سے بارش ہوتی نظر آئے گی زمین نباتات اگائیں گے جو اس کو مانے گا اس کے جانور خوب فربے اور تھن دودھ سے بھر جائیں گے جو دجال کو نہیں مانے گا قحط سے اس کے مویشی مرجائیں گے یہ صرف دنیاوی آزمائش ہوگی آخرت میں آسانی ہوگی اور اصل زندگی بھی آخرت کی ہے اس وقت دجال کو ماننے والوں کے علاوہ سب کے سب مشقت میں ہوں گے' سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی دجال کو قتل نہیں کرسکے گا اس کے ساتھ ایک جنت ہوگی اور ایک جہنم' ماننے والوں کو جنت میں رکھے گا اور نہ ماننے والوں کو جہنم میں لیکن معاملہ برعکس ہوگا جنت دراصل آگ ہوگی اور جہنم جنت ہوگی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات پڑھتا رہے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا اس کو اگر وہ آگ میں بھی ڈالے گا تو کوئی اثر نہیں کرے گی دجال تلوار سے ایک مومن کے دو ٹکڑے کرے گا تو اس کو حکم دے گا وہ زندہ ہوجائے گا پھر دجال اس سے پوچھے گا تیرا رب کون تو وہ کہے گا اللہ اور تو اللہ کا دشمن ہے دجال سے میرا ایمان مزید پختہ ہوگیا دجال اس واقعہ کے بعد پھر کسی مومن کو قتل نہیں کرسکے گا دجال کا فتنہ چالیس یوم تک ہوگا' پہلا دن ایک سال کے برابر دوسرا ایک ہفتہ کے برابر اس کے بعد باقی ایام معمول کے مطابق ہوں گے خروج دجال کے زمانہ میں مسلمانوں کے تین شہر ایسے ہوں گے ان میں سے ایک تو دو سمندروں کے سنگم پر واقع ہوگا دوسرا جیرہ کے مقام پر تیسرا شام میں دجال مشرق کے لوگوں کو شکست دے کر اس شہر میں پہلے آئے گا جو دو سمندروں کے سنگم پر واقع ہے شہر کے لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے ایک گروہ دجال کے ساتھ ایک دیہات میں ایک گروہ اپنے قریبی شہر میں چلا جائے گا اسی طرح دوسرے شہر کے لوگ بھی پہلے کی طرح تقسیم ہوجائیں گے اور اسی طرح تیسرے شہر

کے لوگ بھی تین گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک شہر میں منتقل ہو جائیں گے جو شام میں مغربی حصہ میں ہوگا۔ مومن اردن اور بیت المقدس میں جمع ہو جائیں گے اور دجال شام کے ایک علاقہ فلسطین کے شہر کے مقام لد پر پہنچے گا اور مسلمان گھاٹی کی طرف سمٹ جائیں گے یہاں تک کہ وہ مومن جانور چرانے کی خاطر روانہ کریں گے تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کا ایک دستہ حال معلوم کرنے کی غرض سے جائے گا اور وہ دستہ شہید کر دیا جائے گا اس میں سے کوئی زندہ نہیں واپس آئے گا بالآخر مسلمان ایک پہاڑ جو بیت المقدس میں ہے جس کا نام جبل الدخان میں محصور ہو جائیں گے اور دجال اس جگہ بھی ان کا محاصرہ کرے گا اور محاصرہ بہت سخت ہوگا جس کے باعث مومن سخت مشقت میں مبتلا ہوں گے حتی کے بعض لوگ کمان کی تانت جلا کر پکائیں گے دجال آخری بار گھاٹی پر نمودار ہوگا اس وقت جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہوگا وادی میں ہوگا دجال ایک تہائی مسلمانوں کو شہید کردے گا ایک تہائی شکست کھا جائیں گے صرف ایک تہائی مسلمان بچیں گے، جب محاصرہ طویل ہو جائے گا ان مسلمانوں کا امیر حکم دے گا کہ اس سرکش سے جنگ کرو تاکہ شہادت یا فتح میں سے ایک چیز ملے مسلمان صبح ہوتے ہی فجر کی نماز کے بعد اس سے جنگ کریں گے۔

نزول عیسیٰ بن مریمؑ

جس رات مسلمانوں کا امیر لڑائی کا دجال سے فیصلہ کن اعلان کرے گا وہ رات سخت ترین ہوگی لوگ امیر کا اعلان سن کر جنگ کی تیاری میں مصروف ہوں گے کہ صبح کی تاریکی میں اعلان کسی آواز سنائی دے گی کہ مسلمانوں کا فریاد رس آگیا لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی شکم سیر کی آواز ہے غرض فجر کی نماز میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نزول اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگا اور اس وقت دو فرشتوں کے سہارے ہوں گے۔

حلیہ

حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا حلیہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عروہؓ بن مسعود کے مشابہ ہوں گے آپ کا قد و قامت درمیانہ اور سرخ و سفید رنگ بال شانوں تک سیدھے چمکدار ہوں گے جیسے غسل کے بعد سر جھکائیں گے تو یوں محسوس ہوگا کہ پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں جسم پر ہلکے زرد رنگ کی دو چادریں ہوں گی ایک ہاتھ میں نیزا ہوگا گویا جہاد کی تیاری آسمانوں سے کرکے آئیں گے، جس جماعت پر نزول ہوگا اس میں آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں صالح ہوں گی، ان سے دجال کے بارے میں جذبات اور خیالات معلوم کریں گے اور جب حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا اللہ کے حکم سے زمین پر نزول ہوگا اس وقت مسلمانوں کے امیر حضرت امام مہدیؓ (محمد بن عبداللہ) ہوں گے جن کا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ سے قبل ہو چکا ہوگا۔

مقام و وقت نزول عیسیٰؑ اور امام مہدیؓ

حضرت عیسیٰؑ کا نزول دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارے پر اس وقت ہوگا جب فجر کی نماز کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی اور حضرت امام مہدیؓ مصلی امامت پر موجود ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آواز دے کر بلائیں گے جب آپ نیچے اتریں گے حضرت مہدیؓ آپؑ کو امامت کے لئے بلائیں گے آپؑ مصلی امامت چھوڑ کر صف میں آنے لگیں گے تو حضرت عیسیٰؑ ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آپ نماز پڑھائیں کیونکہ اس وقت اقامت آپ کے لئے ہو چکی ہے امام مہدی نماز پڑھائیں گے حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے اور دنیا کو یہ بتائیں گے کہ وہ نبی بن کے نہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ کے امتی بن کر آئے ہیں جب رکوع سے اٹھیں گے تو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد یہ جملہ فرمائیں گے قتل اللہ الدجال اظہر المومنین

(ترجمہ) "اللہ دجال کو قتل کرے اور مومنین کو غالب کرے" دجال سے جنگ کے لئے نماز ادا کرنے کے بعد دروازہ کھلوائیں گے جس کے پیچھے دجال ستر ہزار یہودیوں کے ہمراہ ہوگا آپؑ ہاتھ کے اشارہ سے فرمائیں گے کہ میرے اور دجال کے درمیان سے ہٹ جائیں دجال آپ کو دیکھتے ہی گھلنے لگے گا جس طرح پانی میں نمک گھلتا ہے یا آگ پر چربی اور جس کافر پر آپؑ کی سانس کی ہوا پہنچے گی مر جائے گا اور جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہاں تک سانس کام کرے گا مسلمان پہاڑ سے اتر کر دجال کے لشکر پر شدید حملہ آور ہوں گے یہودیوں پر ایسا رعب چھائے گا کہ کوئی یہودی تلوار نہ اٹھا سکے گا جنگ ہوگی اور دجال بھاگ کھڑا ہوگا۔

قتل دجال مسلمانوں کی فتح

حضرت عیسیٰؑ دجال کا تعاقب کریں گے اور فرمائیں گے کہ تو میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا اس وقت آپؑ کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہوگا جس سے آپؑ دجال کو مقام لد پر قتل کریں گے وہ نیزہ دجال کے سینہ میں لگے گا اور آپؑ اس نیزہ سے لگے ہوئے خون کو مسلمانوں کو دکھائیں گے یہودیوں کو قتل دجال کے بعد بری طرح شکست ہوگی، کوئی چیز یہودیوں کو پناہ نہیں دے گی حتی کے درخت اور پتھر بول کر کہیں گے کہ اے اللہ کے بندے ہمارے پیچھے یہودی موجود ہے اس کو قتل کر دو باقی چند اہل کتاب حضور خاتم النبیین ﷺ کی نبوت پر ایمان لے آئیں گے اور امت مسلمہ میں شامل ہو جائیں گے حضرت عیسیٰؑ مسلمانوں کے ساتھ مل کر خنزیر کو قتل کریں گے پھر یہ لوگ اپنے وطن

چلے جائیں گے مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کی صحبت میں رہے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحا میں تشریف لے جائیں گے حج و عمرہ کریں گے حج و عمرہ کے بعد روضہ رسول اللہ ﷺ پر حاضری دیں گے اور سلام عرض کریں گے آپ ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلام کا جواب دیں گے لوگ امن اور چین کی زندگی گزار رہے ہوں گے کہ یاجوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور وہ نکل پڑیں گے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر کوہ طور کی طرف جمع ہو جائیں گے یاجوج ماجوج کے مقابلہ کے لئے بڑی تیزی سے بڑی تعداد میں نکلیں گے اور بلندی سے اترتے ہوئے یوں محسوس ہوں گے جیسے پھسل رہے ہوں شہروں کو روند ڈالیں گے اور تباہی مچادیں گے جس پانی سے گزریں گے ختم کردیں گے اور ان کی پہلی جماعت تو پانی پی جائے گی دوسری جماعت جب وہاں آئے گی تو کہے گی کہ کبھی پانی ہوا کرتا تھا یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اہل زمین پر تو ہم نے غلبہ کرلیا چلو اب آسمان والوں سے جنگ کریں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ساتھی موجود ہوں گے وہاں سخت قلت ہو جائے گی ایک بیل کا سر ایک سو دینار سے بہتر معلوم ہو گا لوگوں کی شکایت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا کریں گے پس ان کی گردنوں میں عجیب قسم کا پھوڑا نکلے گا جس سے سارا جسم پھٹ جائے گا اور اچانک ہلاک ہو جائیں گے بعد میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے پوری دنیا لاشوں سے بھری ہو گی اس تکلیف کی دوری کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دعا کریں گے اللہ تعالیٰ لمبی گردنوں والے جانور روانہ کرے گا جو لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا ڈلوا دے گا اس کے بعد بارش ہو گی اور زمین دھل جائے گی ثمرات آئیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے ہو گا اور امت محمدیہ ﷺ میں آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہوں گے چنانچہ خود پھر قرآن و حدیث پر عمل کریں گے لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے اور نمازوں میں امت مسلمہ کی امامت کریں گے آپ کا نزول امت کے آخری دور میں ہو گا نزول کے بعد چالیس سال تک دنیا میں قیام ہو گا اسلام کے دور اول کے بعد امت کا بہترین دور ہو گا‘ آپ کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا جو اپنا دین بچانے کی خاطر آپ سے جاملیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں گے اس زمانے میں اسلام کے سوا کوئی دین نہیں ہو گا دنیا میں کوئی کافر نہیں ہو گا‘ نہ خراج وصول کیا جائے گا نہ جزیہ مال و زر بہت ہو جائے گا نہ کوئی مال قبول کیا جائے گا زکوۃ صدقات لینا ترک کردیا جائے گا لوگ عبادت میں ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند کریں گے ہر قسم کی دنیاوی اور دینی برکات کا نزول ہو گا پوری دنیا امن و امان سے بھر جائے گی سات سال تک کسی کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہو گی سب کے دلوں سے بغل نکل جائے گا حسد نہ رہے گا چالیس سال تک نہ کوئی مرے گا نہ بیمار ہو گا زہریلے جانوروں کا زہر ضائع کردیا جائے گا بچے سانپوں کے منہ میں ہاتھ ڈال کر کھیلیں گے درندے پاس گزرنے والے کو کچھ نہیں کہیں گے حتیٰ کہ ایک لڑکی (کمزور دل) شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گی شیر‘ بھیڑیا‘ چیتا‘ اونٹ گائے‘ بکری‘ بھیڑوں کے ہمراہ ہوں گے کچھ نہیں کہیں گے پیداواری صلاحیت بڑھ جائے گی یہاں تک کہ ٹھوس پتھر میں بیج بو دیا جائے گا تو اگ آئے گا۔ ہل چلائے بغیر ایک مد سے سات سو مد گندم ہو گی ایک انار بڑی جماعت کو کافی ہو گا‘ دودھ میں برکت ہو گی ایک اونٹنی بڑی جماعت کو ایک گائے ایک قبیلہ کو ایک بکری ایک برادری کو کافی ہو گی غرض کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زندگی بڑی خوشگوار ہو گی۔

حضرت عیسیٰ کا نکاح اور اولاد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد نکاح کریں گے آپ کی اولاد ہو گی اور نکاح کے بعد آپ اس دنیا میں انیس سال قیام کریں گے پھر آپ کی وفات ہو گی مسلمان آپ کی نماز جنازہ باجماعت پڑھیں گے اس سے ثابت ہوا کہ آپ نبی بن کر نہیں بلکہ امتی بن کر آئیں گے کیونکہ نبی کا جنازہ باجماعت نہیں ہوتا آپ کے بعد مسلمان آپ کی وصیت کے مطابق قبیلہ بنو تمیم کے ایک شخص مقعد نامی کو خلیفہ مقرر کریں گے پھر مقعد نامی شخص کا انتقال ہو گا اس کے بعد کوئی گھوڑی اگر بچہ دے گی تو اس پر سواری کرنے کی نوبت نہ آئے گی زمین کے دھنس جانے کے واقعات تین ہوں گے ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک جزیرہ عرب میں ایک خاص قسم کا دھواں ظاہر ہو گا جس سے مومنین کو زکام محسوس ہو گا اور کفار کے سر ایسے ہو جائیں گے جیسے سر آگ پر بھون ڈالا ہو‘ قیامت کی ایک علامت یہ ہو گی کہ سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہو گا جسے دیکھتے ہی تمام کافر ایمان لائیں گے ان کا ایمان قابل قبول نہیں ہو گا گناہ گار مسلمان کی توبہ قبول نہ ہو گی قرآن سینوں سے اٹھالیا جائے گا زمین سے ایک جانور (دابۃ الارض) نکلے گا لوگوں سے باتیں کرے گا یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر میں جمع کردے گی پہاڑ اپنے مرکز سے ہٹ جائیں گے ایک خوشگوار ہوا چلے گی جو مومنین کی روح قبض کرے گی زمین چمڑے کی طرح سیدھی کردی جائے گی لوگ گدھوں کی طرح زنا کریں گے پہاڑ دھنس جائیں گے اس کے بعد قیامت کا حال اس گابھن گائے کی طرح ہو گا جس کا مالک اس انتظار میں کہ صبح کرے یا شام یہ ہیں چند

باقی صفحہ ۲۶ پر

اسلامی قوانین کی بالادستی

صادق الاسلام چوہان

دنیا میں کوئی مذہب اسلام کی پیش کردہ صداقتوں کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اسلام کا طریق زندگی اور اس کا دیا ہوا نظام سیاست اور نظام معیشت کائنات کے ہر نظام طریق سے برتر ارفع و اعلیٰ ہے۔ دنیا کی سوسائیٹیوں کے خود ساختہ قوانین دنیا کو سوائے اضطراب' افتراق اور انتشار کے کچھ نہیں دے سکے مگر اسلام کا پیش کردہ ضابطہ حیات خود ہر انتشار اور افتراق کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ لڑ لڑ کر مرجاتے تھے اسلام کی دعوت قبول کرنے کے بعد **فاصبحتم بنعمته اخوانا** کے مصداق باہم بھائی بھائی بن گئے' جہاں عورتوں اور غلاموں کا مقام جانوروں سے زیادہ نہیں تھا' جہاں پست اور غریب طبقہ ذلت اور پستی کی قبروں میں گاڑا جا رہا ہے' اسلام کے بعد وہی ذرے آفتاب وہی قطرے دریا بنے آج دنیا کا ہر صاحب عقل انسان خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا جماعت سے ہو اسلام اور دنیا کے دیگر مذاہب کے تقابلی جائزہ لینے کے بعد قرآن وسنت کے عادلانہ نظام میں ہی راحت وسکون حاصل کرنے کا قائل ہو رہا ہے۔ دشمنان اسلام اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلام میں کوئی خامی تلاش نہ کر سکے تو انہوں نے سوچا کہ اس طرح دین اسلام کو بدنام کیا جائے مگر انہیں اس کی خبر نہیں کہ اسلام اپنی سادگی' آسانی اور محروموں اور مظلوموں کی پناہ گاہ اور زندگی کا ایک جامع اصول ہونے کی حیثیت سے ترقی کر رہا ہے۔ فرانسیسی مورخ ڈاکٹر گوسٹا لیبون لکھتا ہے کہ:

"اسلام سادہ اور آسان طریقے سے پھیل رہا ہے واقعتاً" حیرت انگیز ہے"

اور اسلام کی خاص خصوصیت ہے جہاں بھی مسلمانوں نے قدم رکھا وہاں اسلام نے ابدی شکل اختیار کرلی اور اسلامی نقوش ہمیشہ کے لئے ثبت ہوگئے۔ دنیا عالم کی غیر مسلم آبادی اپنے مذاہب باطلہ سے مایوس ہوکر حیران و پریشان ہیں کہ اسلام کا نظام قانون دنیا کے تمام ادیان و مکاتب کے قوانین سے وسیع تر کیوں ہے؟۔ اسلامی قوانین کی وہ کون سی خصوصیات ہیں جو اسلام کو دیگر مذاہب سے ممیز اور فوقیت دیتی ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے۔ کسی مذہب کا فطری ہونا اس کی بقاء کا دوسرا بہترین سبب ہے وہ دین جس کے قوانین کی بنیاد فطرت ہو وہ قدم بقدم آگے بڑھتا رہے گا۔ فنا اور زوال کا ہاتھ اس کے دامن تک نہیں پہنچے گا یہ دین نہ کبھی پرانا ہوگا اور نہ کبھی اذکار رفتہ' اس کے تمام قوانین فطرت انسانی کے بنیادی تقاضوں کو پیش رکھ کر وضع کئے گئے ہیں انسانی نفسیات کا ہر قانون میں خیال رکھا گیا ہے' قرآن و سنت کا عادلانہ نظام اسلام کے قوانین کسی خاص زمانے سے مخصوص نہیں ہیں' تاکہ زمانے کے تغیر و تبدیل اور ترقیوں کو دیکھتے ہوئے اس میں بھی تبدیلی کی جائے بلکہ یہ قوانین ہر زمانے اور ہر حالت سے ہم آہنگ ہیں اور یہ ان چیزوں کی نشان دہی کرسکتے ہیں جو معاشرے کے لئے مفید اور سازگار ہوں' باطل نظاموں میں سے ترہیب و تخویف اور ظلم و جور کی وجہ سے قانون کی اطاعت کرائی جاتی ہے جبریت سروں کو تو جھکا دیتی ہے مگر دلوں کو مسخر نہیں کرسکتی جب تک احتساب کی تلوار سروں پر لٹکتی رہے گی سر جھکے رہیں گے مگر جونہی قانون کی نظر بچے گی قانون شکنی شروع ہوجائے گی اسلام میں اس حیرت کے علی الرغم اپنے قانون کو انصاف' امن اور محبت کی بنیادوں پر استوار کرتا ہے احتساب کی جگہ ترغیب اور حکمت سے کام نکالتا ہے قانون حقیقی کا سکہ دلوں پر بٹھاتا ہے اسلام سب سے پہلے احکام کی روشنی میں راہیں متعین کرتا ہے مگر برے کاموں پر بسا اوقات درگزر سے کام لیتا ہے برے لوگوں کو اچھا بننے کا موقع فراہم کرتا ہے بڑے بڑے عیبوں حتیٰ کہ قتل تک کے مرتکبین کو دیت اور خون بہا لے کر معاف کردیا جاتا ہے تعزیز اور حد صرف اس وقت جاری کی جاتی ہے جب کوئی اصلاحی صورت باقی نہ رہے تلوار صرف ان لوگوں کے لئے ہے جن پر حقانیت باقاعدہ واضح ہوچکی ہو اور حق کو تسلیم کرتے ہوئے بھی اس کو قبول نہیں کررہے اور حق کے خلاف آواز اٹھا کر دوسروں کی سعادت اور کامیابی کے راستے روکے

اسلام سادہ اور آسان طریقے سے پھیل رہا ہے اور واقعتاً "حیرت انگیز ہے" (ڈاکٹر گوسٹا لیبون کا اعتراف)

ہوئے ہیں۔ تلوار فتنہ و فساد کو خاموش کرنے کے لئے، محروم اور مظلوم طبقہ کو نجات دلانے کے لئے اور دوسروں کی ترقی کے لئے زمین ہموار کرنے کے لئے ہے، یعنی جب زخم و دوائی اور انجکشن سے ٹھیک نہ ہو تو ڈاکٹر اس نقصان دہ جگہ کو کاٹ پھینکتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں اسلام صرف کانٹوں کو راستے سے ہٹاتا ہے پھولوں سے تعارض نہیں کرتا اس طرح قرآن و سنت کا نظام جب دلوں پر اسلامی قوانین کا نقش دیتا ہے تو سر خود بخود جھک جاتے ہیں، یہ حقیقت روز روشن سے زیادہ عیاں ہے کہ جبریت اقتساب کی شدت کے اثرات زمانی اور مکانی ہر اعتبار سے محدود ہوتے ہیں ڈنڈے اور گولی کی حکومت زیادہ دیر نہیں چل سکتی، تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ جتنے خونی انقلاب آئے جس قدر تختے الٹے گئے سب کی تہہ میں قانون کی سختی اور کارفرما نظر آتی ہے اسلامی قوانین عالمگیر صداقتوں کا مجموعہ ہے فطرت سے اس قدر قریب ہر سلیم الفطرت انسان کو اپیل کرتے ہیں اور انسانی فلاح و بہبود کی مکمل ضمانت اور زمانی و مکانی لامحدود وسعتیں اپنے اندر رکھتے ہیں ان قوانین میں سادگی اور گہرائی بھی ہے قرآن حکیم کے زرین اصول **لایکلف اللہ نفسا" الا وسعہا** کے مطابق ترتیب دیئے گئے ہیں جس کی تخلیق جس مقصد کی خاطر کی گئی ہے اس مقصد کے مطابق احکام اسے دیئے جاتے ہیں اور اس کے مطابق ذمہ داریاں اسے سونپی جاتی ہیں عورتوں پر مردانہ ذمہ داریاں نہیں ڈالی جاتی اور مردوں کو عورتوں کا کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ اصل چیز جو مذاہب باطلہ کو اسلام سے الگ کرتی ہے اس کی مادہ پرستی ہے مثال کے طور پر کیمونیزم بھی جدید مادہ پرستانہ نظریات میں ایک نظریہ ہے اس کی بنیاد جنس جدلی اور ارتقائی نظریئے پر رکھی گئی ہے اس میں انسان کو ہی خالق کائنات اور مقصود کائنات ٹھہرایا گیا ہے خدا کا انکار اس نظریہ کی بنیادی اور اہم خصوصیت ہے اس نظریہ کے مطابق انسانی زندگی کا مقصد سوائے عرصہ حیات کو حیوانی خواہشات کی تکمیل کے لئے گزار دینے کے اور کچھ نہیں آخرت اور خدا کا خوف نہ ہو جنت کی طمع اور جہنم کا ڈر نہ ہو تو بتایئے قانون کا احترام دل میں کیسے پیدا ہو؟ جامعیت جس کا دیگر مذاہب عالم قوانین میں فقدان ہے قرآن و سنت کا عالمگیر نظام اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے اور دنیا کے ہر گوشے کے لئے اسلام کے پاس احکام موجود ہیں جن میں احکام شاہی بھی ہیں اور آداب فقیری بھی ہیں دن اور رات ایک ایک ثانیے اور لمحے کے لئے قانون اور اصول موجود ہیں پھر یہ قوانین اتنے جامع اور مانع ہیں کہ کہیں بھی انسان کو اسلام سے باہر جھانکنے کی ضرورت پیش نہیں آسکتی کھانے پینے، سونے جاگنے، لین دین غرضیکہ اجابت اور فراغت تک کے طریقے اس قدر تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں کہ انسان بے اختیار اس نظام کی ابدی صداقتوں پر یقین کرنے پر مجبور ہے دنیا و عالم کے قائد و رہبر محسن کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تئیس سال تبلیغی، اصلاحی اور سیاسی زندگی گزاری آپ کا طریقہ تبلیغ نظام حکومت کی یہ خصوصیت تھی ایک صالح معاشرہ قائم کیا، اور ترغیبی انداز میں قوانین نافذ کئے۔ مگر اشتراکیت اور دیگر ادیان باطلہ تلوار سے قانون نافذ کرنے اور تلوار ہی سے معاشرہ بناتے ہیں جو فطری تدریج کے بالکل خلاف ہے چنانچہ بالشویک انقلاب جو راز شاہی کی اینٹ سے اینٹ بجاکر منصہ شہود پر آتا ہے کسی ترتیب اور تدریج کو مدنظر رکھے بغیر اس نے ہر کسی مسودہ قانون، جبر اور ڈنڈے کے بل بوتے پر نافذ کردیا چنانچہ لاکھوں جانوں کی بھینٹ ڈالنے کے باوجود انقلاب ناکام رہا۔

اسلام میں نفاذ قانون کے لئے کسی جبر و تشدد کی ضرورت اس لئے بھی پیش نہیں آتی کہ اس میں دہری جزا و سازا کا تصور ہے اگر کوئی گناہ کرکے اس دنیا میں بچ گیا اور قانون کی نظروں سے چھپ گیا ہے تو بھی وہ اسلامی عقیدے کے مطابق آخرت میں خدا کے ہاں ضرور سزا پائے گا اگر کسی کو اعمال صالحہ کا بدلہ یہاں نہیں مل سکا تو حشر میں اس کو اس کا اجر ضرور مل کر رہے گا، قتل عمدا" کا اسلامی معاشرے میں تصور بالکل نہیں ہوتا اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ قتل کے بدلے قتل کی سزا مل جاتی ہے مگر بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان کو **من قتل مومنا" متعمدا" فجزاءہ جہنم خالدا" فیہا** (جو کوئی مومن کو عمدا" قتل کرے گا تو اس کا بدلہ جہنم ہے) جہاں وہ ہمیشہ رہے گا، کا خوف ستائے گا اور جس کو اس کی بھلائی اور نیکی کے عوض اس دنیا میں صرف تکلیف اور مصیبت نصیب ہوئی اسے **لہم جنت تجری من تحتہم الانہار** کی بشارت مطمئن کردیتی ہے۔ اسلامی نظام قانون اجتماعی معاشرے کے قیام میں مددگار بنتا ہے اس لئے وہ انسانوں کے باہمی تعلقات پر بڑا زور دیتا ہے۔

عائلی زندگی کے لئے اسلام نے خصوصی قوانین دیئے ہیں جو ایک طرف خاندان کی زندگی میں گہرے ربط و ضبط اور محبت و مودت کا ذریعہ بنتے ہیں اور دوسری طرف معاشرے کی تشکیل میں ممد و معاون ہوتے ہیں، خصوصا" قانون وراثت اور ازدواجی زندگی تو غیروں کے ہاں بھی مسلم ہیں بعض لوگ اپنی ناواقفیت کی بناء پر خواہ مخواہ مادی نظریات اور اسلام کی بعض خصوصیات کا تطابق کرتے ہیں، اس سے اسلام میں کوئی کمی یا اضافہ نہیں ہوتا ان کو اپنی جہالت کا ثبوت لوگوں سے مل جاتا ہے کیونکہ اسلام کے جملہ قوانین مکمل ہی نہیں بلکہ اکمل ہیں۔

اخبار ختم نبوت

اندرون سندھ قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

حضور اکرم ﷺ کی نبوت کے بعد کسی نبوت کا امکان باقی نہیں رہا

ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، ڈاکٹر خالد محمود سومرو اور دیگر علماء کا خطاب

بدین (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ہفتہ ختم نبوت کے سلسلے میں بدین، ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کنونشنوں اور ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا حفیظ الرحمان رحمانی نے کہا کہ نبی آخرالزمان ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت بند ہوگیا اور آپ کے بعد دعوائے نبوت کرنے والوں کو حضور اکرم ﷺ نے کذاب اور دجال سے تعبیر کیا ہے، اس لئے آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت ملنے کی گنجائش نہیں۔ ان علماء کرام نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس میں واضح حکم کے باوجود قادیانی گروہ اندرون سندھ خاص طور پر لاڑکانہ ضلع، شادی لارج اور تھرپارکر کے غریب علاقوں میں اسلام کے نام پر تبلیغ کررہے ہیں اور انتظامیہ اس سلسلے میں چشم پوشی ہی نہیں کررہی بلکہ قادیانیوں کی پشت پناہی بھی کررہی ہے حکومت کو چاہئے کہ وہ آئین کی پابندی کرتے ہوئے قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کا نوٹس لے اور قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کرے۔ ان علماء کرام نے واضح کیا کہ اگر حکومت نے اس سلسلے کو بند نہ کیا تو مسلمان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے رضاکار اس سلسلے کو بند کرنے کی کوشش کریں گے، جس سے تصادم اور امن و امان بگڑنے کا اندیشہ ہے حکومت کو چاہئے کہ اس مسئلہ کو آئین اور قانون کے مطابق فوری طور پر حل کرے۔ ہفتہ ختم نبوت کے سلسلے میں ۱۰ جون کو صبح دس بجے دار الفیوض ہاشمیہ سجاول میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا اور رات کو بعد نماز مغرب وحدت کالونی، حیدر آباد میں دفتر ختم نبوت کا افتتاح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم نے کیا جبکہ بعد نماز عشاء جامع مسجد پرانی وحدت کالونی میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور قاسمی، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا نذر احمد عثمانی، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا حفیظ الرحمان، قاری جمیل الرحمان نقشبندی، مولانا محمد طیب لدھیانوی نے خطاب کیا۔

قادیانی آئین پاکستان کے تحت اپنا غیر مسلم ہونا تسلیم کرلیں، گھوٹکی اور کندھ کوٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں سے مقررین کا خطاب

کندھ کوٹ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت منائے جانے والے ہفتہ ختم نبوت کے سلسلے میں گھوٹکی اور کندھ کوٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ کانفرنسوں میں سندھ کے ممتاز مقررین ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا نذر عثمانی، مولانا راشد مدنی، مولانا حفیظ الرحمان، مولانا جمال اللہ الحسینی نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں عوام کے سامنے قادیانیوں کا اصل چہرہ واضح کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان کے وجود سے کوئی دلچسپی نہیں۔ روز اول سے لے کر آج تک وہ پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف رہے ہیں۔ آئین پاکستان کی خلاف ورزی اور ملکی قوانین توڑنے کے جرم میں ان کے خلاف سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور دیگر عدالتوں میں بے شمار مقدمات زیر سماعت ہیں اور کئی مقدمات میں قادیانی سزا بھگت رہے ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر وہ آئین پاکستان کے تحت اپنا غیر مسلم اقلیت ہونا تسلیم کرلیں اور آئین پاکستان کی توہین، ملک کے خلاف بغاوت اور دیگر جرائم سے کنارہ کشی اختیار کرلیں تو مسلمان اور حکومت پاکستان انہیں آئین کے تحت غیر مسلموں کو حاصل تمام مراعات دینے کو تیار ہیں۔

بقیہ: علامات قیامت

علامات قیامت دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ پوری ہوچکی ہیں یا نہیں؟ لیکن اس کے باوجود ہمیں آخرت کے لئے تیاری کرنی چاہئے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، دجال کا خروج، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، یاجوج ماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا زمین سے نکلنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نبی کریم ﷺ کے روضہ میں دفن ہونا معقد نامی آدمی کا خلیفہ بننا، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، یہ ابھی تک باقی ہیں جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح اور مہدی بناکر پیش کرتے ہیں مسلمانوں کو چاہئے اور ان کو بھی کہ مرزا کو ان نشانیوں پر دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کی برکت سے ہمیں سیدھی راہ کی توفیق دے اور آخرت کی تیاری کی فکر عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس

بتاریخ ۷ ربیع الاول بمطابق ۱۳ جولائی ۱۹۹۷ء
بروز اتوار بعد از نماز ظہر، بمقام جامعۃ العلوم الاسلامیہ
ایس ٹی نمبر ۸ مدینہ مسجد سیکٹر ۴ ڈی اورنگی ٹاؤن منعقد کی جارہی ہے، جس میں
مفکر اسلام پیر طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شیخ الحدیث علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
حضرت مولانا عبدالغفور صاحب آف سجاول — حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی جیکب لائن کراچی
حضرت مولانا نذیر احمد صاحب تونسوی — حضرت مولانا نور الہدیٰ صاحب، شیخ الحدیث جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی
اور دیگر مقررین اور نعت خواں حضرات شرکت فرمائیں گے

تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل ہے اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

الداعی الی الخیر (مولانا) محمد انور فاروقی مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ ایس ٹی نمبر ۸ اورنگی ٹاؤن کراچی

جبار کارپٹس

ڈیلرز

زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
لیونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

PH:6646888-6647655
FAX:092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعائت

۴۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

کم آمدنی والے دینی سوچ کے حامل افراد کیلئے

سُنہری موقع

الحافظ ٹاؤن

الحافظ پراپرٹی سنٹر

لاہور بائی پاس، سبزہ زار، مرغزار (پیکو کالونی) کے سنگم پر

شاندار رہائشی منصوبہ

۱۔ الحافظ ٹاؤن کم آمدنی والے دینی دیندار، افراد کو ذاتی پلاٹ کی ملکیت حاصل کرنے کا ایک نادر موقع۔
۲۔ لاہور بائی پاس، مرغزار، سبزہ زار کے سنگم پر شہر سے قریب ترین محلِ وقوع
۳۔ ۲۰ فٹ ۲۵ فٹ ۳۰ فٹ کی کشادہ سڑکیں۔
۴۔ ہر طرف سے ٹریفک کی سہولت۔
۵۔ پانی، بجلی، سیوریج کی تمام سہولتیں۔
۶۔ مسجد اور بچوں بچیوں کیلئے دینی درس گاہ و سکول کی سہولت۔
۷۔ ذہنی و جسمانی نشوو نما کیلئے پارک۔
۸۔ انشاء اللہ رجسٹری ملکیت وغیرہ کی ہر طرح تسلی۔
۹۔ الحافظ ٹاؤن میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ پلاٹوں کی قیمتیں ایک عام آدمی کی قوتِ خرید سے باہر نہ ہوں۔
۱۰۔ روزمرہ ضروریات کیلئے کمرشل سنٹر۔
۱۱۔ پرسکون اسلامی ماحول اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ باوقار زندگی گزارنے کیلئے چاردیواری اور مکمل سیکورٹی کا انتظام۔
۱۲۔ چھ آسان قسطوں میں رقم کی ادائیگی۔
۱۳۔ قسطوں کی ادائیگی تک قیمت نہ بڑھنے کی ضمانت۔
۱۴۔ مکمل رقم کی ادائیگی کے بعد منافع کے ساتھ فروخت کی سہولت۔
۱۵۔ نقد ادائیگی کی صورت میں خصوصی رعایت۔

رقم کی ادائیگی کی تفصیل:

۱۰ مرلہ	بیعانہ ایک لاکھ ہزار	ماہانہ ۴۰ ہزار	۴۰ ہزار	۴۰ ہزار	۴۰ ہزار	۴۰ ہزار
۵ مرلہ	۵۵ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار	۲۰ ہزار
۳ مرلہ	۲۵ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار	۱۰ ہزار

محلِ وقوع

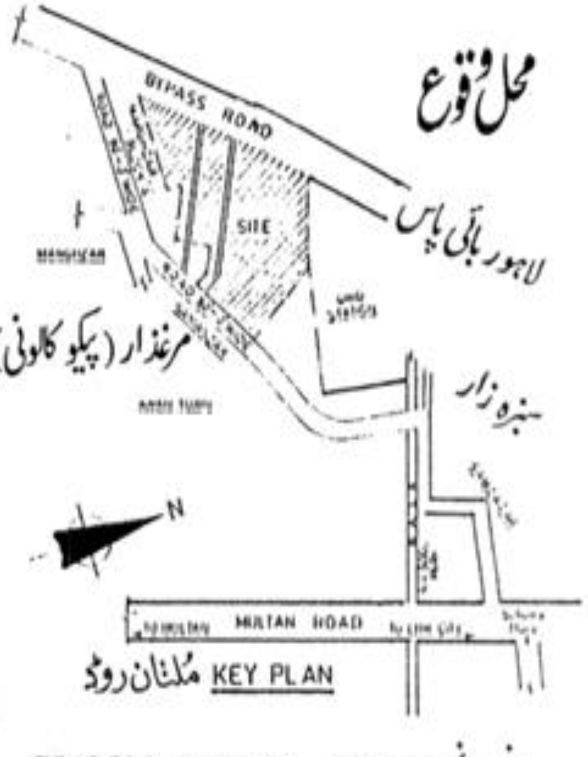

پروپرائٹر:

حافظ اعجاز الحق چوہدری

الحافظ پراپرٹی سنٹر ڈویلپر اینڈ بلڈرز
نزد ٹیلیفون ایکسچینج ملتان روڈ لاہور پاکستان

فون نمبر: 7843686 - 7833684 - 449151
موبائل: 0342 - 392985 - 0300 - 456528